سیرت سید الانبیاء ﷺ

سوال و جواب کے آئینے میں

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی
استاذ حدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند

مؤلف
قسیم احمد دیوبندی
متعلم دارالعلوم دیوبند

نظر ثانی
حضرت مولانا الحسین احمد قاسمی
مہتمم جامعہ حسینیہ تھیتکی



شعبہ نشر و اشاعت جامعہ حسینیہ تھیتکی

سیرتِ سیدالانبیاءؐ

سوال و جواب کے آئینے میں

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی
استاذ حدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند

مؤلف

قسیم احمد دیوبندی
متعلم دارالعلوم دیوبند

نظر ثانی

حضرت مولانا حسین احمد قاسمی
مہتمم جامعہ حسینیہ تھیتکی

موبائل نمبر:

9897837376

9897327935

تفصیلات

نام کتاب	:	سیرت سید الانبیاء ﷺ سوال وجواب کے آئینہ میں
مؤلف	:	قسیم احمد دیوبندی (متعلم دار العلوم دیوبند)
نظر ثانی	:	حضرت مولانا حسین احمد قاسمی مہتمم جامعہ حسینیہ تھیتکی
صفحات	:	۸۸ ـ کوڈ نمبر:
کمپوزنگ	:	عبد العلیم ـ اسٹار کمپیوٹر دیوبند 9359254215
سن اشاعت	:	۷/ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ / ۷-۱۰-۲۰۱۹ء پیر
رابطہ نمبر	:	9897837376-8273646040-9897327935
ملنے کا پتہ	:	دارِ جدید کمرہ نمبر ۴۴

JAMIA HUSAINIYA

Vill.Theetki, Deoband, Distt Saharanpur
U.P. Pin-247554 India Mob: 9897327935



جامعہ حسینیہ

موضع تھیتکی دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

Qaseem Ahmad. Mob.: +919897837376

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب

استاذ و حدیث و مہتمم دار العلوم دیو بند

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

''سیرت سید الانبیاء ﷺ'' عزیزم مولوی قسیم احمد دیو بندی متعلم دار العلوم دیو بند کی مرتب کردہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ''سیرت خاتم الانبیاء'' کے مضامین کو سوال و جواب کے انداز میں اس طرح مرتب کر دیا گیا ہے کہ ان کو یاد کر لینے سے سیرت خاتم الانبیاء کے تمام مضامین اچھی طرح محفوظ بھی ہو جائیں گے۔

کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصہ کے آخر میں مرتب کی طرف سے کچھ مفید اضافے بھی ہیں۔ جن پر چہل حدیث کا بہترین انتخاب اور اذکارِ مسنونہ اور مسنون دعاؤں کا اضافہ شامل ہے۔

مجموعی طور پر کتاب طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور دینی ذوق رکھنے والے عام مسلمانوں کے لئے معلومات افزا کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کو استفادہ کی توفیق بخشے۔

ابوالقاسم نعمانی
دار العلوم دیو بند
۱/۲/ ۱۴۳۰ھ

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب

استاذ حدیث ومہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

"سیرت سید الانبیاء" عزیزم مولوی نسیم احمد دیوبندی متعلم دارالعلوم دیوبند کی مرتب کردہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب "سیرت خاتم الانبیاء" کے مضامین کو سوال وجواب کے انداز میں اسطرح مرتب کر دیا گیا ہے کہ ان کو یاد کرلینے سے سیرت خاتم الانبیاء کے تمام مضامین اچھی طرح محفوظ ہو جائیں گے۔

کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصہ کے آخر میں مرتب کی طرف سے کچھ مفید اضافے بھی ہیں۔ جن میں چہل حدیث کا بہترین انتخاب اور اذکار مسنونہ اور مسنون دعاؤں کا اضافہ شامل ہے۔

مجموعی طور پر کتاب طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور دینی ذوق رکھنے والے عام مسلمانوں کے لئے معلومات افزا کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کو استفادہ کی توفیق بخشے۔

ابوالقاسم نعمانی
دارالعلوم دیوبند

۱/۲/۱۴۲۱ھ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالخالق سنبھلی صاحب

استاذ وحدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

حامداً ومصلیاً ومسلماً وبعد!

ہم دست کتاب ''سیرت سید الانبیاء'' سوال و جواب کے آئینے میں۔ بندے نے جگہ جگہ سے دیکھی دراصل اس کتاب کی تالیف میں مؤلف سلمہٗ نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ کی کتاب ''سیرتِ خاتم الانبیاء'' کو بنیاد بنایا ہے، مزید برأں سیرتِ مقدسہ پر لکھی ہوئی معتبر کتب کو بھی سامنے رکھا ہے کتاب باحوالہ ہے عزیز مکرم قسیم احمد سلمہٗ (متعلم دارالعلوم دیوبند) نے سوال وجواب کے انداز میں اس کو تالیف کی ہے دیا ہے، بچوں کو یاد کرنے کے لئے یہ طریقہ سہل ہوتا ہے، کتاب پسند آئی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو مزید عملی کاموں کی توفیق ارزانی فرمائے۔ واللہ ولی التوفیق۔

خیر خواہ [signature]

خادم دارالعلوم دیوبند

۱/۳/۱۴

تأثرات

حضرت مولانا محمد نسیم بارہ بنکوی استاذ دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، سید الانبیاء والمرسلین کی سیرت طیبہ پر بے شمار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اور یہ مبارک سلسلہ ان شاء اللہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ اسی سلسلے کی ایک سنہری کڑی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی دار العلوم دیوبند کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء ہے۔ جو سیرت کے موضوع پر بہت مستند کتاب ہے۔ اس میں سیرت کی معتبر کتابوں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی اور بہت سے مدارس اسلامیہ میں درسِ نصاب بھی داخل ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ قسیم احمد سلمہ متعلم دار العلوم نے سیرت سید الانبیاء کے مضامین کو سوال و جواب کے انداز پر تحریر کیا ہے۔ تاکہ اس کے پاکیزہ مضامین پڑھنے والوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائیں اور اس کے ذریعہ نفع عطا فرمائیں۔ (آمین)۔

محمد نسیم بارہ بنکوی استاذ دارالعلوم دیوبند
۲ صفر ۱۴۳۲ھ

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب بلند شہری

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''سیرت سید الانبیاء سوال و جواب کے آئینہ میں'' دیکھنے کا موقعہ میسر آیا ماشاء اللہ عمدہ انداز سے تالیف کی ہے عزیزم مولوی قسیم سلمہ کو ہر علم و عمل میں اللہ پاک برکت عطاء فرمائے ''اسألک اللّٰہ العظیم ان ینفع بہ الطالبین وان یجعلۃ خالصا لوجھہ الکریم ویصلی ویسلم علی النبی الصادق الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ وانما وازواجہ واتباعہ الیٰ یوم الدین''

ھٰذا ما کتبہ احقر الزمن العبد محمود الحسن بلند شہری غفر اللّٰہ لہٗ ولوالدیہ واحسن الیھما والیہ خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند۔

۲/۲/۱۴۴۱ھ الموافق ۲/۱۰/۲۰۱۹ء یوم الاربعاء۔

محمود الحسن غفرلہ

کلمات تشجیع

’’مفسر قرآن حضرت الحاج مولانا محمد سالم اشرف قاسمی دامت برکاتہم‘‘

مہتمم دار العلوم اشرفیہ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب کائنات نے ایک ہی بابرکت ہستی ایسی بنائی جس کے متعلق وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حقیقت میں اس محبوبِ رب العالمین کی ذات نے تاریخ انسانی کا رُخ موڑ دیا، جس نے انسان کو جہالت کے بجائے علم، فرسودہ روایات کے بجائے تعقل، بصیرت اور تفکر و تدبر سے کام لینے کا عادی بنایا، مبصرانہ صلاحیتوں کو جلا بخشا، وہ ذاتِ اقدس سید الانبیاء فخرِ کائنات حضرت محمد الرسول ﷺ کی ذاتِ عالی ہے۔

اس لئے کہ آپ پر نازل ہونے والی پہلی وحی جس میں علم وقلم کا تذکرہ ہے اسی سے علم کا تاریخی سفر وابستہ ہے۔ اسی کی برکت سے تصنیف و تالیف اور تحقیق و تعلیق کی عالمگیر تحریک جاری ہوئی، علم ایک فرد سے دوسرے فرد، ایک قوم سے دوسری قوم، ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ اور ایک نسل سے دوسری نسل تک پہونچا، اس کی گردش و جنبش سے مکاتب، مدارس، جامعات اور دیگر عصری اداروں، کتب خانوں کا وجود ہوا۔

جس نے محدثین و مفسرین کو اور نئے وسیع آفاق مہیا کئے یہ وحی اشارہ تھا کہ اس امی کے ذریعہ انسانیت اور مذاہب کی تاریخ میں انقلابی دور شروع ہوگا، اور وسیع وعمیق معنوں میں پڑھنے لکھنے کا علم کی حکمرانی کا عہد زریں ہوگا۔ علم اور دین دونوں مل کر نئی انسانیت کی تعمیر و تشکیل کریں گے، سیرت سے واقفیت اور اس پر عمل ہی درحقیقت کائناتِ انسانی کے لئے فوز وفلاح اور حیات سرمدی کا مژدہ ثابت ہو سکتی ہے۔ سیرت رسول اللہ بڑا با برکت اور مخدوم ترین علم ہے۔ آپ کے ارشادات و ہدایات اور علمی کردار کا نسلوں تک پہنچنا لازمی

ہے۔خوش نصیب ہیں وہ جن کے رشحاتِ قلم اس کے لئے آمادہ ہوں۔

عزیزم حافظ ومولوی قسیم احمد سلمہ متعلم دارالعلوم دیوبند ایک باتوفیق نجابت وشرافت صالحیت وصلاحیت سے بھرپور ہیں، روشن دماغ کشادہ ذہن، علم وعمل کی پختگی کے لئے جدُّ وجُہد اتباعِ سنت کا ذوق، اساتذہ کا ادب واحترام،تو گویا کہ ان کا وظیفۂ حیات ہے بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے اپنے قلمی سفر کا آغاز ایسے متبرک عنوان سے کیا کہ اس کا سحابِ کرم جس پر برسا دل کی کھیتی، ایمان کے پودے، یقین ومعرفت کے سبزوں اور معرفت ومحبت باری تعالیٰ کے پھولوں سے معطراورزعفران زار ہوگیا۔

کتاب ماشاء اللہ چھوٹے انداز،سوال وجواب کی شکل میں ہے جوطریقہ بڑا دلنشیں ہے، کتاب مدارس کے ابتدائی عربی درجات وعوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے، اسکولوں میں داخل نصاب کی جائے تو بڑا نفع پہونچے، نیز کتاب باحوالہ ہے،مطوّلات میں محنت کر کے ایک خوبصورت گلدستہ تیار کیا ہے، جو میری میری تصدیق کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں دے دیا ہے، یہ کتاب تجرباتی اور عہد حاضر کے تقاضوں ،لوگوں کی عدیم الفرصتی کو سامنے رکھ کر قلمی کاوش کا مظہر جمیل ہے۔

بدل وجاں دعا گوں ہوں کہ اس تصدیق کی برکت سے اس عاجز کا نام بھی سیرت لکھنے والوں کے مدّاحین میں شمار ہو، اور یہ کتاب مقبولیت کی اعلیٰ منزل تک پہونچے اور مؤلف سلمہ کے لئے نجات آخرت، پڑھنے والوں کے لئے عشق رسول پیدا ہونے کا ذریعہ بنے۔

طالبِ دعا: **محمد سالم اشرف قاسمی**
استاذ تفسیر وفقہ ومہتمم
دارالعلوم اشرفیہ دیوبند
۲۶ رمحرم الحرام ۱۴۴۱ھ

لئے فوز و فلاح اور حیات سرمدی کا مژدہ ثابت ہو سکتی ہے۔ سیرت رسول اللہ بڑا با برکت اور مخدوم ترین علم ہے۔ آپ کے ارشادات و ہدایات اور علمی کردار کا نسلوں تک پہنچنا لازمی

نظر ثانی

حضرت مولانا حسین احمد قاسمی

مہتمم جامعہ حسینیہ تھیتکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمِ سیرت کی جو اہمیت ہے، وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں، یہ ہر دور اور ہر زمانے میں علماء امت کا خاص موضوع رہا ہے، سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور بہت سے رسالے شائع ہوئے اور یہ سلسلہ دراز ہنوز جاری ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کاوش زیرِ نظر کتاب ''سید الانبیاء سوال و جواب کے آئینہ میں'' ہے۔ جس کو اخی صغیر قسیم احمد متعلم دار العلوم دیوبند نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ تالیف کی ہے۔

احقر نے اس کتاب کو اول تا آخر دیکھا ہے اور ضروری ترمیم و تنسیخ بھی کی ہے، عزیز موصوف کی یہ پہلی کاوش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے طلبہ کے لئے نافع اور مؤلف کے لئے آئندہ علمی خدمات کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمین)

حسین احمد قاسمی

خادم جامعہ حسینیہ تھیتکی

۲۷ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ

بروز جمعہ

9897327935 عفرلہ

عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق جل مجدہ کا بے پایا کرم واحسان ہے کہ اس نے بندہ کو سیرتِ النبی ﷺ سے ایک خاص شغف عطاء کیا، جس کے تئیں بندے کے دل میں بارہا یہ خیال آتا رہا کہ سوال وجواب کے انداز میں سیرت رسول ﷺ پر کوئی معتبر کتاب تالیف کی دی جائے۔

بہت سے طالب علم اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ سیرت رسول پر کوئی ایسی کتاب منظر عام پر آئے، جو سوالات وجوابات کے ساتھ عمدہ ترتیب اور نئے انداز پر مشتمل ہو۔

بندے نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بتوفیق اللہ تعالیٰ ضرورت کی تکمیل کا عزمِ مصمم کیا، جس کا ثمرہ آپ کے ہاتھوں میں موجودہ کتاب ''سیرت سید الانبیاء سوال وجواب کے آئینے میں'' ہے، جس کی تالیف کے وقت بندے نے سیرت کی معتبر کتب کو سامنے رکھا اور سوالات و جوابات کے انداز کو اختیار کر کے کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے کی کوشش کی ہے۔ خداوندے کریم اس کاوش کو قبول فرما کر عوام و خواص کے لئے نافع بنائے (آمین)۔

بندے کا میدانِ تالیف میں یہ پہلا قدم ہے، اس لئے ناظرینِ کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں، اور اس کتاب میں جو کوتاہی و غلطی نظر آئے اس کو ہدفِ تنقید نہ بناتے ہوئے احقر کو مطلع فرمادیں، تاکہ آئندہ اصلاح کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔

طالب دعا: قسیم احمد دیوبندی
متعلم دارالعلوم دیوبند
۲۵ رمحرم الحرام ر۱۴۴۱ھ بروز بدھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفیٰ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْدُ

سوال ۱: آپ ﷺ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے یہ ہے:

مُحَمَّد ﷺ بِنْ عَبْد اللّٰه بِنْ عَبْدُ الْمُطَّلِب بن هَاشِم بن عَبْد مَنَاف بن قُصَیٰ بِنْ کِلَاب بن مُرَّه بن کَعْب بن لُؤَیٰ بن غَالِب بن فِهْر بِن مَالِک بن نَضْر بن کِنَانَه بن خُزَیْمَه بن مُدْرِکَه بن اِلْیَاس بن مُضَر بن نِزَار بن مَعَدَّ بن عَدْنَان۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۱/ص ۴۱)

سوال ۲: والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ ﷺ کا نسب شریف کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا نسب شریف والدہ ماجدہ کی طرف سے یہ ہے:

مُحَمَّدُ ﷺ بِنْ آمِنَه بِنْت وَهْب بِنْ عَبْدِ مَنَاف بِنْ زُهْرَه بن کِلَاب اس سے معلوم ہوا کہ کلاب بن مرۃ میں آپ کے والدین کا نسب جمع ہوتا ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۱/ص ۴۳)

سوال ۳: اِرہاصات کسے کہتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے اطرافِ عالم میں جو بہت سے ایسے واقعات ظاہر کئے گئے جو آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دیتے تھے ان کو

محدثین ومؤرخین کی اصطلاح میں ارھاصات کہا جاتا ہے۔

(سیرت المصطفیٰ ج ۱/ص ۷۱)

سوال ۴: آپ ﷺ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی تاریخ ولادت میں آٹھ سے بارہ تک مختلف اقوال ہیں لیکن مشہور قول کے مطابق بارہ ربیع الاول پیر کے دن سحر کے وقت آپ کی ولادت اس سال ہوئی جس سال اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا۔ (سیرت المصطفیٰ ج ۱/ص ۴۷، سیرت مغلطائی ص: ۵)

سوال ۵: واقعۂ اصحاب فیل کسے کہتے ہیں اور یہ کب پیش آیا؟

جواب: یمن کے حاکم اَبْرَہہ نے ہاتھیوں کی فوج لے کر بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ابابیل یعنی چند حقیر پرندوں کے ذریعہ ہلاک کر دیا تھا اس واقعہ کو وواقعۂ اصحاب فیل کہا جاتا ہے بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ واقعۂ اصحاب فیل ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں پیش آیا۔

(سیرت مغلطائی ص ۶، سیرت المصطفیٰ ص ۶۸، ج:۱)

سوال ۶: آپ ﷺ کی ولادت کے وقت کون سے اہم واقعات پیش آئے؟

جواب: آپ ﷺ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے اور فارس کے بادشاہ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آ گیا جس سے اس کے محل کے ۱۴ چودہ کنگرے گر پڑے، بحیرۂ ساوہ دفعتاً خشک ہو گیا اور فارس کے آتش کدے کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی خود بخود بجھ گئی۔

(سیرت مغلطائی ص ۵ سیرت المصطفیٰ ص ۷۸، ج:۱)

سوال۷: آپ کے والد ماجد کی وفات کب اور کہاں ہوئی ؟

جواب : آپ ﷺ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کو ان کے والد عبدالمطلب نے کھجوریں لانے کے لئے مدینہ بھیجا تھا اتفاقاً وہیں ان کی وفات ہوگئی اور والد کا سایہ پیدائش سے پہلے ہی آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ (تاریخ اسلام ص۷۵، ج:۱، سیرت مغلطائی ص:۷)

سوال۸: آپ ﷺ کو کتنی عورتوں نے دودھ پلایا؟

جواب : آپ ﷺ کو تین عورتوں نے دودھ پلایا سب سے پہلے آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو دودھ پلایا پھر چند دنوں کے بعد ابولہب کی باندی ثویبہ نے دودھ پلایا اس کے بعد یہ دولت حضرت حلیمہ سعدیہ کو حاصل ہوئی۔

(سیرت مغلطائی ص:۸، تاریخ اسلام ص:۷۶، ج:۱)

سوال۹: آپ ﷺ نے اپنا بچپن مکے میں کیوں نہیں گذارا؟

جواب: شرفائے عرب کی عام عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے قرب و جوار کے دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے تاکہ ان کی جسمانی صحت اچھی ہو اور وہ خالص ﷺ عربی زبان سیکھ جائیں اسی عادت کے تحت آپ نے اپنا بچپن مکے کے بجائے قرب وجوار کے دیہات میں گذارا۔

(تاریخ اسلام ص:۷۴، ج:۱)

سوال۱۰: آپ ﷺ حضرت حلیمہ کے حصے میں کس طرح آئے؟

جواب: آپ کے یتیم ہونے کی وجہ سے کسی عورت نے آپ ﷺ کو قبول نہیں کیا کیونکہ زیادہ انعام واکرام کی امید نہ تھی اور حضرت حلیمہ کے پاس دودھ کم تھا کسی نے ان کو اپنا بچہ دینا گوارا نہ کیا بالآخر انھوں نے آپ کو قبول کرلیا۔ اس طرح

ان کے دودھ کی کمی ان کے لئے رحمت بن گئی۔ (سیرت المصطفیٰ ص:۹۳ تا ۹۴ ج:۱)

سوال ۱۱: حضرت حلیمہ کے پاس آپ کی کن کن برکتوں کا ظہور ہوا؟

جواب: حضرت حلیمہ جب طائف سے چلی تھیں تو دودھ اتنا کم تھا کہ ان کا اپنا بچہ بھی سیر نہیں ہو پاتا تھا، ان کی اونٹنی بھی دودھ سے خالی تھی اور جس دراز گوش پر وہ سوار تھیں وہ بھی سست رفتار اور لاغر تھا لیکن جب انہوں نے آپ ﷺ کو گود میں لیا تو ان کے دودھ میں بے پناہ اضافہ ہو گیا اونٹنی کے تھن بھی دودھ سے بھر گئے اور وہی سست و کمزور دراز گوش اتنا طاقتور اور تیز رفتار ہو گیا کہ سب سے آگے چلنے لگا برکتوں کا یہ سلسلہ گھر پہنچنے کے بعد بھی جاری رہا۔

(سیرت مصطفیٰ ص:۹۴ تا ۹۵ ج:۱)

سوال ۱۲: آپ ﷺ کا دودھ کس عمر میں چھڑایا گیا؟

جواب: جب آپ ﷺ کی عمر شریف دو سال کی ہوگئی تو آپ کا دودھ چھڑادیا گیا۔ (تاریخ اسلام ص:۶۷، ج:۱)

سوال ۱۳: حضرت حلیمہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس کس عمر میں لائیں اور پھر کیوں واپس لے گئیں؟

جواب: جب آپ ﷺ کی عمر شریف دو سال کی ہوگئی اور نشو ونما اچھی ہونے کی وجہ سے خاصے بڑے معلوم ہونے لگے تو قاعدہ کے مطابق حضرت حلیمہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے پاس لے آئیں مگر آپ کی برکتوں کی وجہ سے آپ کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا اتفاقاً اس سال مکے میں طاعون بھی پھیلا ہوا تھا اس لئے حضرت حلیمہ وبا کا بہانہ بنا کر دوبارہ آپ کو اپنے گھر لے آئیں۔

(تاریخ اسلام ص ۶۷، ج:۱)

سوال ١٤: شق صدر کا واقعہ کسے کہتے ہیں اور یہ کب پیش آیا؟

جواب :جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ کے پاس تھے تو ایک دن اپنے رضاعی بھائی عبداللہ کے ساتھ چراگاہ میں پھر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دوفرشتوں (حضرت جبرئیل وحضرت میکائیل علیہما السلام) کو بھیجا انہوں نے آپ ﷺ کو زمین پر لٹا کر آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا اور اس میں سے کچھ نکالا تو آپ کے رضاعی بھائی عبداللہ یہ دیکھ کر گھبرائے ہوئے اپنی والدہ کے پاس آئے اور ان کو اس واقعہ کی اطلاع دی اس واقعہ کو واقعہ شق صدر کہتے ہیں۔

(تاریخ اسلام ص ٧٧، ج:١، سیرت المصطفیٰ ص ٩٦، ج:١)

سوال ١٥: کاہن کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلام سے پہلے کچھ لوگ جنات وشیاطین کے ذریعہ آسمانی خبریں اور چھپی ہوئی باتیں معلوم کر کے غیب دانی کا دعویٰ کرتے تھے ان کو کاہن کہا جاتا تھا۔

سوال ١٦: کاہن نے آپ ﷺ کو دیکھ کر کیا کہا؟

(فیروز اللغات ص: ٩٨٥ رتاریخ اسلام ص ٧٥ رج:١)

جواب: کاہن نے آپ ﷺ کو دیکھ کر کہا کہ اے آلِ عرب دوڑو اور اس بچے کو اور اس کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دو اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو یہ تمہارے دین کو مٹا دیگا اور ایسے مذہب کی طرف تمہیں دعوت دیگا جو تم نے ابھی تک نہیں سنا۔

سوال ١٧: کاہن کی بات سن کر حضرت حلیمہ نے کیا کہا اور پھر کیا کیا؟

جواب :کاہن کی بات سن کر حضرت حلیمہ بہت غصہ ہوئیں اور کہا کہ تو دیوانہ ہو گیا ہے تجھے خود اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہئے اس کے بعد حضرت حلیمہ آپ ﷺ کو اپنے گھر لے آئیں اور پھر آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے

حوالے کر دیا۔

سوال ۱۸: آپ ﷺ حضرت حلیمہ کے یہاں کتنے دن رہے؟

جواب: اس میں تین قول ہیں چار سال پانچ سال یا چھ سال۔

(تاریخ اسلام ص ۷۶، ج:۱)

سوال ۱۹: آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کی وفات کہاں ہوئی اور اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف کیا تھی؟

جواب: ایک مرتبہ حضرت آمنہ اپنے میکے (مدینہ) گئی تھی واپسی میں مقامِ ابواء میں طبیعت خراب ہوگئی اور وہیں ان کی وفات ہوگئی اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف تقریباً چھ سال تھی۔

(سیرت المصطفیٰ ص:۱۰۷، ج:۱، سیرت مغلطائی ص:۱، تاریخ اسلام ص:۷۶، ج:۱)

سوال ۲۰: والدین کے بعد آپ ﷺ کس کی پرورش میں رہے؟

جواب: والدین کے بعد آپ ﷺ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کی پرورش میں رہے پھر ان کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے آپ ﷺ کی کفالت کی۔ (سیرت المصطفیٰ ص:۱۰۸تا۱۰۹، ج:۱)

سوال ۲۱: آپ کے دادا عبدالمطلب کی وفات کب ہوئی؟

جواب: جب آپ ﷺ کی عمر شریف آٹھ برس دو ماہ دس دن کی ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔

(سیرت المصطفیٰ ص:۱۰۹، ج:۱، سیرت مغلطائی ص:۱۰، تاریخ اسلام ص ۷۷، ج:۱)

سوال ۲۲: بچپن میں والدین اور دادا کا سایہ اٹھا لینے میں اللہ تعالیٰ کی کیا مصلحت تھی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو یہ دکھانا منظور تھا کہ آپ ﷺ محض آغوشِ رحمت میں پرورش پانے والے ہیں اور مسبب الاسباب (اللہ تعالیٰ) خود آپ ﷺ کی تربیت کا کفیل ہو چکا ہے۔

سوال ۲۳: آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ ملک شام کا سفر کس کے ساتھ کیا اور اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ ملک شام کا سفر اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ کیا اور اس وقت آپ کی عمر بارہ سال دو ماہ دس دن کی تھی۔

(سیرت المصطفیٰ ص:۱۱، ج:۱)

سوال ۲۴: شام کے راستہ میں آپ ﷺ نے کہاں قیام فرمایا اور وہاں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: شام کے راستہ میں آپ ﷺ نے مقامِ تیمہ میں قیام فرمایا اتفاقاً یہود کے ایک بڑے عالم بحیرا راہب کا وہاں سے گذر ہوا وہ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ آپ وہی آخری نبی ہیں جو تمام دینوں کو منسوخ کر دیں گے اس لئے اس نے ابو طالب کو مشورہ دیا کہ وہ آپ کو ملک شام نہ لے جائیں کہ کہیں یہود ان کو قتل نہ کر دیں۔ (سیرت المصطفیٰ ص۱۱۲ ج:۱، اصح السیر ص:۷)

سوال ۲۵: بحیرا راہب نے کیسے پہچان لیا کہ آپ وہی آخری نبی ہیں؟

جواب: چونکہ بحیرا راہب توریت کا عالم تھا اور توریت میں آپ ﷺ کا پورا حلیہ مذکور تھا اس لئے اس نے دیکھتے ہی آپ کو پہچان لیا۔

(سیرت المصطفیٰ ص۱۱۱س، ج:۱، اصح السیر ص:۸)

سوال ۲۶: آپ ﷺ نے دوبارہ شام کا سفر کس مقصد سے کیا تھا اور اس

سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ کون تھا؟

جواب: آپ ﷺ نے دوبارہ شام کا سفر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کی غرض سے کیا تھا، اس سفر میں حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

(سیرت المصطفیٰ ص۱۲۲ ج:۱، سیرت المغلطائی ص:۱۲، اصح السیر ص:۸)

سوال ۲۷: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کون تھیں اور ان کا کاروبار کیا تھا؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکے کی نہایت عقلمند، تجربے کار مالدار اور بیوہ عورت تھیں ان کا کاروبار یہ تھا کہ جن غریب لوگوں کو وہ ہوشیار اور دیانتدار سمجھتی ان کو اپنا مال دے کر تجارت کراتی تھیں اور مناسب معاوضہ دیتی تھیں۔

(سیرت المصطفیٰ ص۱۲۲، ج:۱)

سوال ۲۸: نبوت سے پہلے آپ ﷺ کس لقب سے مشہور تھے؟

جواب: نبوت سے پہلے آپ ﷺ امین کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ آپ ﷺ کی دیانت وامانت کا مکے والوں میں شہرہ تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص۱۲۲ ج:۱)

سوال ۲۹: شام کے اس دوسرے سفر میں کس راہب سے آپ کی ملاقات ہوئی اور اس نے کیا پیشین گوئی کی؟

جواب: شام کے اس سفر میں نسطورا نامی ایک راہب سے آپ ملاقات ہوئی جس نے آپ ﷺ کو دیکھ کر میسرہ سے یہ پیشین گوئی کی کہ یہ نبی ہونگے۔

(سیرت مغلطائی ص۱۲، سیرت المصطفیٰ ص۱۲۳ ج:۱)

سوال ۳۰: حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام کیوں دیا؟

جواب: آپ ﷺ کی شرافت اور اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر حضرت خدیجہؓ کو

آپ ﷺ سے سچا اعتقاد اور خالص اُنس ہو گیا اس لئے انہوں نے آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا۔ (سیرت مغلطائی ص۱۲، اصح السیر ص ۹)

سوال ۳۱: آپ ﷺ کے نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ اور آپ ﷺ کی عمر شریف کیا تھیں اور نکاح میں کون کون لوگ شریک ہوئے؟

جواب: نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی اور آپ ﷺ کی عمر شریف پچیس سال تھی نکاح میں ابو طالب بنو ہاشم اور قبیلہ قریش کے بڑے بڑے سردار شریک ہوئے۔ (سیرت مغلطائی ص۱۲ اصح السیر ص ۸)

سوال ۳۲: آپ ﷺ کا خطبہ نکاح کس نے پڑھا اور خطبے میں کن چیزوں کا ذکر کیا؟

جواب: آپ کا خطبہ نکاح ابو طالب نے پڑھا اور خطبہ میں آپ کے شریفانہ اخلاق وکمالات اور محاسن کا تذکرہ کیا اور کل مہر اپنے ذمے لے لیا۔

(اصح السیر ص ۹)

سوال ۳۳: حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کے ساتھ کتنے سال رہیں؟

جواب: حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کے ساتھ چوبیس سال رہیں پندرہ سال نزول وحی سے پہلے اور نو سال نزولِ وحی کے بعد۔ (سیرت مغلطائی ص۱۲)

سوال ۳۴: آپ ﷺ کی کل اولاد کتنی ہوئی اور کن بیویوں سے ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی اولاد کی تعداد سات ہیں جن میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور دو فرزند اور چار صاحب زادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی اور صرف ایک صاحب زادے یعنی حضرت ابراہیم آپ ﷺ کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے۔ (سیرت المصطفیٰ ص۲۶۴ ج:۳، اصح السیر ص ۱۱)

سوال ۳۵: آپ ﷺ کے صاحبزادوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے صاحبزادوں کے نام قاسم طاہر اور ابراہیم ہیں حضرت قاسم کے نام سے ہی آپ کی کنیت ابوالقاسم مشہور ہے حضرت طاہر کو عبد اللہ اور طیب بھی کہتے ہیں، یہ تینوں بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔

(سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۴ ج:۳، اصح السیر ۱۱)

سوال ۳۶: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام کیا ہیں ان میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ، اور حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ سب سے بڑی تھیں اور حضرت فاطمہؓ تمام صاحبزادیوں میں سب سے افضل ہیں آپ ﷺ نے انہیں جنتی عورتوں کا سردار فرمایا ہے۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۴ ج:۳، اصح السیر ۱۱)

سوال ۳۷: حضرت فاطمہؓ کا نکاح کس عمر میں اور کن سے ہوا اور کتنا مہر مقرر ہوا؟

جواب: حضرت فاطمہؓ کا نکاح پندرہ برس ساڑھے پانچ ماہ کی عمر میں حضرت علی سے ہوا اور چار سو اسّی (۸۰) درہم مہر مقرر ہوا۔

(سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۸ ج:۳، اصح السیر ۱۲)

سوال ۳۸: دیگر صاحبزادیوں کا نکاح کن سے ہوا؟

جواب: دیگر صاحبزادیوں میں حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص ابن ربیع سے ہوا اور حضرت رقیہؓ حضرت عثمان غنی کے نکاح میں آئی اور حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح بھی حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی سے کر دیا اس وجہ سے حضرت عثمان غنی کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

(سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۸ ج:۳، اصح السیر ۱۲)

سوال۳۹: آپ ؐ کی نسل دنیامیں پسری اولاد سے پھیلی یا دختری اولاد سے؟

جواب: آپ ؐ کی نسل دنیامیں دختری اولاد سے پھیلی کیونکہ آپ کے تمام صاحبزادے بچپن ہی میں انتقال فرما گئے تھے اور بیٹیوں میں بھی صرف حضرت فاطمہ کی اولاد باقی رہی اور دوسری صاحبزادیوں میں بعض کو اولاد ہی نہ ہوئی اور بعض کو اولاد ہوئی مگر زندہ نہ رہی۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۶۴ ج:۳)

سوال۴۰: آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد کیا ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ نے کل گیارہ عورتوں سے نکاح کیا جن کے نام یہ ہیں:

(۱)......حضرت خدیجہؓ بنت خویلد۔(۲)......حضرت سودہؓ بنت زمعہ۔

(۳)......حضرت عائشہؓ بنت ابوبکر۔(۴)......حضرت حفصہ بنت عمر۔

(۵)......حضرت زینبؓ بنت خزیمہ۔(۶)......ام سلمہؓ بنت ابوامیہ۔

(۷)......حضرت زینبؓ بنت جحش۔(۸)......حضرت جویریہ بنت حارث۔

(۹)......حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان۔(۱۰)......حضرت صفیہ بنت حُیی۔

(۱۱)......اور حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہن۔

ان میں سے حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہ آپ ﷺ کی حیات ہی میں وفات پا گئیں تھیں اور باقی نو آپ ﷺ کی وفات کے وقت باحیات تھیں۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۵، ج:۳)

سوال۴۱: حضرت عائشہؓ کون تھیں ان کے کچھ اوصاف بتائیے؟

جواب: حضرت عائشہؓ صدیقہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھی ہجرت سے پہلے چھ برس کی عمر میں آپ ﷺ سے ان کا نکاح ہوا اور ہجرت کے

سال نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی آپ کی وفات تک نو سال آپ کی خدمت میں رہی یہ نہایت ذہین اور بڑی عاقلہ تھیں بڑے بڑے صحابہ مسائل میں انہیں سے رجوع کرتے تھے۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۰۷ ج:۳)

سوال ۴۲: جب تمام مسلمانوں کو بیک وقت چار سے زائد نکاح کی اجازت نہیں تو پھر آپ ﷺ نے گیارہ نکاح کیوں کیئے۔

جواب : جیسا کہ آپ ﷺ بنی آدم کے مردوں کے لئے رسول تھے ایسا ہی عورتوں کے بھی رسول تھے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ کچھ عورتیں آنحضرت ﷺ کی دائمی صحبت میں رہ کر آنحضرت ﷺ سے تعلیم پا کر دوسری عورتوں کو تعلیم و تبلیغ اسلام کریں، سو اسی غرض کے لئے آنحضرت ﷺ نے بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ بیویاں کی ہیں۔ (احکام اسلام ص ۲۰۳)

سوال ۴۳: سب سے آخر میں انتقال فرمانے والی زوجۂ مطہرہ کون ہیں؟

جواب: سب سے آخر میں انتقال فرمانے والی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ ہیں۔

سوال ۴۴: آپ ﷺ کے چچا اور پھوپھیوں کی تعداد اور ان کے نام بتایئے؟

جواب : آپ ﷺ کے نو چچا تھے۔ (۱) حارث۔ (۲) زبیر۔ (۳) حجل۔ (۴) ضرار۔ (۵) مقوم۔ (٦) ابولہب۔ (۷)...... عباس۔ (۸) حمزہ۔ (۹) اور ابو طالب۔

اور چھ پھوپھیاں تھیں۔ (۱) امیمہ۔ (۲) اُمّ حکیم بیضا۔ (۳) برّہ۔ (۴) عاتکہ۔ (۵) صفیہ۔ (٦) اروىٰ۔ (سیرت مغلطائی ص ۳)

سوال ۴۵: خانۂ کعبہ کی تعمیر میں قریش کا کیا اختلاف ہوا اور کس طرح فیصلہ ہوا؟

جواب : جب آپ ﷺ کی عمر شریف ۳۵ سال کی ہوئی تو اس وقت

قریش نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کا ارادہ کیا جب عمارت حجر اسود کی حد تک پہنچ گئی تو حجر اسود کو اُٹھا کر تعمیر میں نصب کرنے کے متعلق سخت اختلاف ہوا یہاں تک کہ قتل وقتال کی نوبت آپہونچی اس وقت قوم کے بعض سنجیدہ لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص مسجد کے اس دروازے سے سب سے پہلے داخل ہوگا وہی ہمارے معاملے کا فیصلہ کریگا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۱۳۶ ج:۱)

سوال ۴۶: سب سے پہلے مسجد میں کون داخل ہوا اور اس نے کیا فیصلہ کیا؟

جواب :سب سے پہلے مسجد میں نبی کریم ﷺ داخل ہوئے اور آپ نے ایسا حکیمانہ فیصلہ کیا کہ سب خوش ہو گئے آپ نے ایک چادر پھیلائی اور حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اس میں رکھ دیا پھر حکم دیا کہ ہر قبیلے کے منتخب آدمی چادر کا ایک ایک کنارہ پکڑ لیں چنانچہ اُسی طرح کیا گیا۔اور جب حجر اسود عمارت تک پہنچ گیا تو آپ نے خود اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر حجر اسود کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص:۱۳۷ ج:۱)

سوال ۴۷: آپ کو کس عمر میں اور کب باضابطہ نبوت ملی؟

جواب :جب آپ کی عمر شریف چالیس سال ایک دن کی ہوئی تو آپ کو ظاہری طور پر بھی باضابطہ نبوت سے سرفراز کیا گیا۔جس کی تاریخ ولادت کی طرح ماہِ ربیع الاول روز دوشنبہ ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۶ ر ج:۱)

سوال ۴۸: ابتداء میں آپ ﷺ کو کس طرح تبلیغ کا حکم ملا تھا اور اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب :ابتداء میں آپ ﷺ کو پوشیدہ طور سے تبلیغ کا حکم ملا تھا کیونکہ دنیا میں جہالت وگمراہی کی حکومت تھی بالخصوص عرب کا غرور وتکبر اور غلط رسم و

رواج کی تقلید انہیں حق کی آواز پر کان لگانے کی ہرگز اجازت نہ دیتی تھی اس لئے حکمت الٰہیہ کا تقاضہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ کو شروع سے ہی علانیہ (کھلم کھلا) تبلیغ کا حکم نہ دیا جائے تاکہ شروع ہی سے لوگ متنفر نہ ہو جائیں۔

(سیرت مصطفیٰ ص۱۹۴ ج:۱، اصح السیر :۲۸)

سوال ۴۹: سب سے پہلے اسلام لانے والے کون لوگ ہیں؟

جواب: سب سے پہلے اسلام لانے والے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (اصح السیر :۱۵، سیرت مصطفیٰ ص۱۷۴، ج:۱)

سوال ۵۰: یہ خفیہ تبلیغ کتنے دنوں تک جاری رہی اور علانیہ تبلیغ کا حکم کب ملا؟

جواب: خفیہ تبلیغ تین سال تک جاری رہی اس دوران قریش اور دیگر قبیلوں کی ایک خاص جماعت اسلام میں داخل ہو گئی اور جابجا اسلام کا تذکرہ ہونے لگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے علانیہ تبلیغ کا حکم فرمایا۔

(سیرت مصطفیٰ ص۱۹۴ ج:۱، اصح السیر ص۲۸)

سوال ۵۱: علانیہ تبلیغ کا حکم ملنے کے بعد آپ نے کیا کیا؟

جواب: تین سال کے بعد جب کثرت سے مرد و عورت اسلام میں داخل ہونے لگے اور لوگوں میں اسلام کا چرچا ہوا تو خداوند عالم نے آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا کہ علی الاعلان لوگوں کو کلمۂ حق پہنچائیں آپ نے فوراً اس حکم کی تعمیل اس طرح کی کہ مکہ کی صفا پہاڑی پر چڑھ کر قبائل قریش کا نام لے کر آواز دی جب تمام قبائل جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے بہترین انداز میں اللہ کا پیغام ان تک پہنچایا

لیکن کسی نے قبول نہ کیا۔ (تاریخ اسلام ص۹۰ ج:۱، سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۴، ج:۱)

سوال ۵۲: آپ ﷺ کا اعلان سن کر کفار مکہ پر کیا اثر ہوا؟

جواب : آپ ﷺ کا اعلان سن کر کفار مکہ دشمنی پر آمادہ ہو گئے اور ان کی ایک جماعت آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئی کہ وہ آپ کو اس قسم کی باتوں سے روکیں یا آپ کی حمایت چھوڑ دیں ابو طالب نے ایک عمدہ پیرائے میں جواب دیکر ان کو لوٹا دیا اور آپ ﷺ اپنی تبلیغ میں لگے رہے۔

(سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۶ ج:۱)

سوال ۵۳: جب دوبارہ کفار مکہ ابو طالب کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو تبلیغ سے نہ روکنے کی صورت میں جنگ کی دھمکی دی تو آپ ﷺ نے چچا کو کیا جواب دیا اور پھر چچا نے کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنے چچا سے کہا کہ واللہ اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں آفتاب اور بائیں ہاتھ میں مہتاب لا کر رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں تبلیغ اسلام سے باز آجاؤں تو میں ایسا ہرگز نہیں کرسکتا خواہ اس کے لئے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے، چچا نے یہ جواب سن کر آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اور پوری نصرت وحمایت کا وعدہ کیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۱۹۶ ج:۱)

سوال ۵۴: قریش کا وہ کونسا دشمنانہ اقدام تھا جو آپ ﷺ کی تبلیغ کا ذریعہ بن گیا؟

جواب : قریش کا وہ اقدام یہ تھا کہ جب موسمِ حج قریب ہوا جس میں اطراف عالم سے لوگ مکے میں جمع ہوتے تھے تو اس وقت قریش کو اندیشہ ہوا کہ تمام لوگ آپ ﷺ کا کلام سن کر متاثر ہونگے اورر آپ ﷺ کا مذہب تمام

عالم میں پھیل جائے گا اس لئے انہوں نے طے کیا کہ آنے والوں کو پہلے ہی سے خبردار کر دیا جائے کہ یہاں ایک جادوگر ہے تم اس کے پاس مت جانا قریش کے اس عمل نے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کا مشتاق بنا دیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۰۱، ج:۱)

سوال ۵۵: جب قریش اپنی تدبیروں میں ناکام رہے تو انہوں نے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: جب قریش اپنی تدبیروں میں ناکام رہے تو انہوں نے آپ ﷺ کو ہر قسم کی تکلیف دینی شروع کر دی اور مکے کے چند اوباشوں کو مقرر کر دیا کہ وہ آپ کا استہزا کریں جب اس سے بھی کام نہ چلا تو آپ کو ہر قسم کی دنیوی لالچ دینے کے لئے اپنے سردار عتبہ بن ربیعہ کو آپ کے پاس بھیجا جب وہ بھی ناکام رہا تو ان لوگوں نے آپ کے ساتھ صحابۂ کرام اور متعلقین و رشتہ داروں کو بھی ستانا شروع کر دیا۔ (تاریخ اسلام ص ۹۲ ر ج:۱)

سوال ۵۶: صحابۂ کرام کو آپ ﷺ نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم کب دیا، اور کتنے لوگوں نے ہجرت کی؟

جواب: آپ ﷺ اپنی ذات پر تو ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے رہے مگر جب صحابۂ کرام اور دیگر اقارب تک ظلم و ستم کی نوبت پہونچی تو آپ ﷺ نے انہیں ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دیدی چنانچہ عطاء نبوت سے پانچویں سال ماہ رجب میں ۱۲ مرد اور چار عورتوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی جن میں حضرت عثمان غنیؓ اور ان کی زوجۂ مطہرہ حضرت رقیہ بھی شامل تھیں۔

(اصح السیر ص ۴۳ ر تاریخ اسلام ص ۹۶ ر ج:۱)

سوال ۵۷: مسلمانوں کی ہجرت حبشہ کا کفار پر کیا اثر ہوا؟

جواب: کفار نے حبشہ میں بھی مسلمانوں کو چین سے نہ رہنے دیا اور اپنے دو قاصدوں (عمرو ابن العاص اور عبداللہ ابن ربیعہ) کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ مسلمانوں کو ہمارے حوالے کر دو اور انہیں اپنے ملک میں نہ رہنے دو۔

(اصح السیر ص ۴۵ / تاریخ اسلام ص ۲۹۷ / ج:۱)

سوال ۵۸: کیا نجاشی نے کفار مکہ کی بات مان کر مسلمانوں کو ان کے حوالے کر دیا تھا؟

جواب: نجاشی ایک سنجیدہ آدمی تھا، اس نے پہلے مسلمانوں سے ان کے مذہب اور خیالات کی تحقیق کی جس کے جواب میں حضرت جعفر ابن ابی طالب نے نہایت اچھے انداز میں اسلام کا تعارف کرایا، جسے سن کر نجاشی بہت متاثر ہوا، اور قریش کے قاصدوں کو ناکام واپس کر کے خود مسلمان ہو گیا۔

(تاریخ اسلام ص ۹۸ / ج:۱، اصح السیر ص ۴۶)

سوال ۵۹: پہلی بار مسلمان حبشہ کتنے دن رہے اور پھر کیوں واپس آ گئے؟

جواب: مسلمان تقریباً تین مہینے حبشہ میں قیام کر کے واپس آ گئے کیونکہ اس وقت حضر فاروق اعظم کے مشرف با سلام ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک قسم کی شوکت حاصل ہو گئی تھی اور لوگ علانیہ اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔

سوال ۶۰: جس گھاٹی میں آپ کو اور آپ کے رشتہ داروں کو قید کیا گیا تھا اس گھاٹی کا کیا نام تھا اس میں آپ کے ساتھ کون کون تھا؟

جواب: اس گھاٹی کا نام شعب ابی طالب تھا اور اس میں آپ ﷺ کے ساتھ ابولہب کے علاوہ تمام بنی ہاشم اور تمام بنی عبدالمطلب بلا امتیاز مسلم و کافر شریک رہے۔ (سیرۃ النبی ص ۱۴۸ / ج:۱)

سوال ۶۱: یہ مقاطعہ کتنے دنوں جاری رہا اور کیسے ختم ہوا؟

جواب: یہ مقاطعہ تقریباً تین سال جاری رہا اس دوران مسلمانوں اور دیگر لوگوں نے بڑے مظالم و مصائب برداشت کئے اس کے بعد چند آدمی اس عہد کو توڑنے پر آمادہ ہو گئے دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ اس عہد نامے کو دیمک نے کھا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کچھ نہ چھوڑا آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کی خبر دی دیکھا گیا تو ویسا ہی نکلا اس طرح یہ مقاطعہ ختم ہوا۔ (اصح السیر ص ۵۰، سیرۃ النبی ص ۱۴۸ ج:۱)

سوال ۶۲: نبوت کے دسویں سال کیا واقعات پیش آئے اور اس سال کا کیا نام رکھا گیا؟

جواب: نبوت کے دسویں سال ماہ شوال کے نصف پر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اور اس کے چند دنوں کے بعد آپ ﷺ کی غمگسار بیوی حضرت خدیجہؓ کی وفات ہو گئی اس لئے آپ ﷺ نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ (تاریخ اسلام ص ۱۰۵ ج:۱، سیرۃ النبی ص ۱۴۹ ج:۱)

سوال ۶۳: آپ ﷺ نے طائف کا سفر کب اور کیوں کیا اور اس سفر میں آپ کے ساتھ کون تھا؟

جواب: جب آپ ﷺ کو اہل مکہ کے قبول اسلام سے مایوسی کی صورت پیدا ہونے لگی اور انہوں نے آپ کو بے انتہا تکلیف پہنچانی شروع کر دی تو آپ ﷺ نبوت کے دسویں سال ماہ شوال کے آخر میں حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ طائف تشریف لے گئے۔ (تاریخ اسلام ص ۱۰۷ ج:۱)

سوال ۶۴: آپ کی تبلیغ کا طائف والوں پر کیا اثر ہوا؟

جواب : آپ ﷺ ایک ماہ تک لگاتار ان کی تبلیغ وہدایت میں مصروف رہے لیکن ایک شخص کو بھی قبول حق کی توفیق نہیں ہوئی بلکہ ان بدبختوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسانے شروع کردیئے جس سے آپ کے قدم شریف زخمی ہو گئے بالآخر رحمت عالم ایک ماہ بعد طائف سے اس طرح واپس لوٹے کہ آپ کے ٹخنے لہولہان تھے۔ (تاریخ اسلام ص ۱۰۷ رج:۱، سیرۃ النبی ص ۱۵۱ رج:۱)

سوال ۶۵ : اسراء اور معراج کسے کہتے ہیں اور یہ واقعہ کس سن میں پیش آیا؟

جواب : حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام معراج کے لئے پہلے آپ کو بیت المقدس اور پھر آسمانوں پر لے گئے تو مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو اسراء۔ اور آگے کے سفر کو معراج کہتے ہیں یہ واقعہ نبوت کے دسویں سال پیش آیا۔ (سیرۃ النبی ص ۲۱۶ رج:۳)

سوال ۶۶ : واقعۂ معراج کی کچھ تفصیل بیان کیجئے؟

جواب : آپ ﷺ ایک رات حطیم کعبہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آئے اور آپ کو براق پر سوار کر کے بیت المقدس لے گئے جہاں تمام انبیاء بطور معجزہ موجود تھے آپ نے ان کی امامت فرمائی اس کے بعد آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور مختلف آسمانوں پر مختلف نبیوں سے ملاقات ہوئی پھر جنت وجہنم کی سیر کرائی گئی آخر میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور تحفہ پانچ وقت کی نمازیں عنایت فرمائیں صبح سے پہلے ہی یہ سفر مکمل ہو گیا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۳۱۱ رج:۱)

سوال ۶۷ : کیا کفار مکہ نے واقعۂ معراج کی تصدیق کی؟

جواب: جب آپؐ نے کفار کے سامنے معراج کا واقعہ بیان کیا تو انہوں

نے تصدیق نہیں کی بلکہ مذاق اڑانے لگے اور مختلف قسم کے سوالات شروع کر دیئے آپ نے سب کے درست جوابات دیئے پھر بھی وہ نہ مانے اور آپؐ کے اس سفر کو جادو آپ کو (معاذ اللہ) جادوگر ٹھہرایا۔ (سیرۃ النبی ص:۲۲۸/ج:۳)

سوال ۶۸: مدینہ طیبہ میں اسلام کس طرح پھیلا؟

جواب: آپ ﷺ دس سال تک مکے کی ہر مجلس اور ہر مجمع میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے رہے مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا پھر جب اللہ تعالیٰ کو اسلام کی اشاعت وترقی منظور ہوئی تو سن ۱۰ انبوی میں حج کے موقع پر مدینہ طیبہ کے قبیلۂ اوس کے چند آدمیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا جن میں سے دو شخص اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس نے اسلام قبول کر لیا پھر آئندہ سال مزید چھ یا آٹھ آدمی مسلمان ہوئے اس طرح مدینہ طیبہ میں اسلام پھیلنے لگا۔

(سیرۃ النبی ص:۱۵۷/ج۱)

سوال ۶۹: بیعت عقبہ اولیٰ کسے کہتے ہیں اور یہ کب ہوئی؟

جواب: ۱۱ انبوی میں حج کے موقع پر قبیلۂ خزرج کے دس اور قبیلۂ اوس کے دو آدمی حاضر خدمت ہو کر مسلمان ہوئے ان سب سے آپؐ نے اسلام کے احکام پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ میں مدد کرنے پر بیعت لی چونکہ یہ بیعت جمرۂ عقبہ کے پاس پہلی بار ہوئی اس لئے اس کا نام بیعت عقبہ اولیٰ رکھا گیا۔

(سیرۃ النبی ص ۱۵۷/ج:۱)

سوال ۷۰: اسلام میں سب سے پہلے مدرسہ کہاں بنا اور اس کے معلم کون ہوئے؟

جواب: جب اسلام مدینہ طیبہ میں پہنچ گیا تو وہاں کے لوگوں کو اسلامی احکام اور قرآن کی تعلیم نیز نماز کی امامت کے لئے کسی معلم کی سخت ضرورت پڑی

اس لئے آپ نے مدینہ والوں کی درخواست پر مصعب بن عمیرؓ کو وہاں بھیج دیا اس طرح اسلام میں سب سے پہلے مدرسے کی بنیاد مدینہ طیبہ میں پڑی۔

(سیرت المصطفیٰ ص۲۵۲ر ج:۱)

سوال ۷۱: بیعت عقبہ ثانیہ کب ہوئی اور اس میں کتنے لوگ شریک ہوئے؟

جواب: نبوت کے ۱۲ بارہویں سال حج کے ایام میں یہ بیعت ہوئی جس میں ستر مرد اور دو عورتیں شامل تھیں آپ ﷺ نے رات کے وقت عقبہ کے پاس ان سے ملاقات و بیعت فرمائی۔ (سیرۃ النبی ص ۱۵۹ر ج:۱)

سوال ۷۲: ملاقات کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ کون تھا اور اس وقت کیا باتیں ہوئی؟

جواب: ملاقات کے وقت آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباسؓ تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انہوں نے مدینے والوں سے کہا کہ اگر تم میرے بھتیجے یعنی محمد ﷺ کے عہد کو پورا اور مخالفین سے ان کی حفاظت کر سکو تو مدینہ لے جاؤ ورنہ اپنے قبیلے میں رہنے دو مدینہ والوں نے ہر طرح کی حفاظت کا یقین دلایا اور اس پر بیعت کی۔ (سیرۃ النبی ص ۱۵۹ر ج:۱)

سوال ۷۳: بیعت عقبۂ ثانی کی خبر کا کفار پر کیا اثر ہوا؟

جواب: کفار کو جب اس بیعت کی خبر ہوئی تو ان کی غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اس وقت صحابہ نے آپ ﷺ کے مشورہ سے مدینے کی طرف ہجرت شروع کر دی یہاں تک کہ مکہ میں آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ اور تھوڑے سے غریب اور نادار لوگوں کے علاوہ کوئی مسلمان باقی نہ رہا۔ (سیرۃ النبی ص ۱۶۰ر ج:۱)

سوال ۷۴: نبی پاک ﷺ کی ہجرت مدینہ کا سبب کیا بنا؟

جواب: کفار نے یہ مشورہ کیا کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی مل کر (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو قتل کر دیں اور اس کام کے لئے ایک رات متعین کر دی گئی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان کے مشورے کی خبر دیدی اور ساتھ ہی ہجرت کا حکم فرمایا۔ (سیرۃ النبی ص ۱۶۱/ج:۱)

سوال ۷۵: آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت کب کی اور پہلے کہاں تشریف لے گئے؟

جواب: جس رات کفار قریش آپ کو قتل کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، اسی رات آپ نے ہجرت فرمائی اور حضرت علی کو اپنے بستر پر لٹا کر سورۃ یٰسین پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ نے کفار کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو وہ آپ کو دیکھ نہ سکے آپ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے پھر وہاں سے دونوں مکے کے قریب ثور نامی پہاڑ کی غار میں ٹھہر گئے۔ (سیرۃ النبی ص ۱۶۲/ج:۱)

سوال ۷۶: آپ ﷺ کی ہجرت کی خبر کفار کو کب ہوئی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: کفار قریش رات بھر آپ ﷺ کے مکان کا محاصرہ کئے بیٹھے رہے، صبح کو جب معلوم ہوا کہ آپ گھر پر موجود نہیں ہیں تو سخت پریشان ہوئے اور تلاش میں ہر طرف اپنے آدمی دوڑا دیئے کچھ لوگ تلاش کرتے ہوئے غار ثور تک پہنچ بھی گئے مگر اللہ تعالیٰ نے مکڑی کے جالے اور کبوتر کے گھونسلے کے ذریعہ آپ کی حفاظت فرمائی۔ (سیرۃ النبی ص ۱۶۳)

سوال ۷۷: آپ ﷺ غار ثور میں کتنے دن مقیم رہے؟

جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تقریباً تین دن اور تین رات غار ثور میں مقیم رہے اس دوران حضرت ابوبکر صدیق کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رات کو مکے کی خبریں اور ان کی بہن حضرت اسماء رات کو کھانا پہنچاتی تھیں۔ (سیرہ النبی ص۱۶۳ رج:۱)

سوال ۷۸: غارثور سے مدینہ کی طرف کب روانگی ہوئی اور اس قافلے میں کتنے افراد شامل تھے؟

جواب: ۴ ربیع الاول ۱ھ بروز پیر غار ثور سے مدینے کی طرف روانگی ہوئی اس قافلے میں آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط بھی شامل تھے جن کو راستہ بتانے کے لئے اجرت دے کر ساتھ لیا گیا تھا۔ (سیرۃ النبی ص۱۶۳ رج:۱)

سوال ۷۹: سراقہ بن مالک کا واقعہ مختصراً بیان کرو؟

جواب: کفار مکہ نے آپ ﷺ کو پکڑ کر لانے والے کے لئے سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا اس لالچ میں بہت سے لوگ آپ کی تلاش میں نکل پڑے انہیں میں سے ایک سراقہ بن مالک بھی تھے جو آپ کے قریب پہنچ گئے جب قریب آئے تو گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر پڑے پھر سوار ہو کر آگے بڑھے تو گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا بالآخر انہوں نے آپ ﷺ سے پناہ چاہی اور آپ ﷺ کی برکت سے گھوڑا وہاں سے نکل گیا کسی کو خبر نہ دینے کا وعدہ لے کر آپ نے انہیں چھوڑ دیا۔ (سیرۃ النبی ص۲۷۴ رج:۱)

سوال ۸۰: مدینے کے راستے میں آپ کا کونسا معجزہ ظاہر ہوا اور اس کا کیا اثر ہوا؟

جواب: مدینہ کے راستہ میں اُم معبد نامی ایک عورت کے مکان پر آپ ﷺ کا گذر ہوا ان کی ایک بکری بالکل دودھ نہیں دیتی تھی آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ دودھ سے بھر گئے جس کو آپ ﷺ نے اور آپ کے ساتھیوں نے پیا اور یہ برکت اسی طرح جاری رہی جب ام معبد کے شوہر گھر آئے تو یہ ماجرا دیکھ کر انہیں بہت تعجب ہوا اور بعد میں مدینہ پہنچ کر دونوں مسلمان ہو گئے۔

سوال ۸۱: مدینے سے پہلے آپ نے اور آپ کے رفقاء نے کہاں اور کتنے دن قیام فرمایا؟

جواب: مدینے سے پہلے آپ نے اور آپ کے رفقاء نے قُبا میں چودہ روز قیام فرمایا جہاں آپ نے سب سے پہلی مسجد کی بنیاد ڈالی جو آج بھی مسجد قبا کے نام سے مشہور ہے۔ (سیرۃ النبی ص ۲۷۷ ج:۱)

سوال ۸۲: اسلامی سن ہجری کا آغاز کب ہوا اور کس نے کیا؟

جواب: حضرت عمر کے دور میں جب لکھنے پڑھنے کا رواج بڑھا اور تاریخ کی ضرورت بڑی تو انہوں نے صحابۂ کرام کے مشورہ سے آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ سے اسلامی سال کی ابتداء کی اور پہلا مہینہ محرم الحرام کو قرار دیا۔

(سیرۃ النبی ص ٦٧)

سوال ۸۳: آپ مدینہ طیبہ کب پہونچے اور کہاں قیام فرمایا؟

جواب: ماہ ربیع الاول بروز جمعہ آپ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے انصار مدینہ جوش ومسرت سے آپ کی سواری کے ارد گرد چل رہے تھے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ آپ اس کے یہاں مقیم ہوں مگر آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو اپنے حال پر چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مأمور ہے جہاں حکم ہوگا ٹھہر جائے گی چنانچہ اونٹنی

چلتے چلتے حضرت ابوایوب انصاری کے مکان کے سامنے بیٹھ گئی اور آپ ان کے مہمان ہوئے۔ (سیرت النبی ص ۱۶۶ر ج:۱)

سوال ۸۴: مسجد نبوی کی تعمیر کب ہوئی اور کہاں ہوئی اوراس کی حالت کیا تھی؟

جواب: جب آپ مدینہ تشریف لائے تو جس جگہ آپ کی اونٹنی بیٹھی تھی وہ جگہ دو یتیم بچوں کی تھی ان سے وہ جگہ خرید کر اسی میں مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی جس کی دیواریں کچی اینٹوں سے ستون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی ساتھ ہی آپ نے حضرت عائشہ اور حضر سودہ کے لئے مسجد سے متصل دو حجرے بھی بنوائے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۵۶ر ج:۱، سیرۃ النبی ص ۲۸۰ر ج:۱)

سوال ۸۵: اسلامی جہاد کا مقصد کیا ہے اور جہاد کا سلسلہ کب سے شروع ہوا؟

جواب: اسلامی جہاد کا مقصد مکارم اخلاق کی اشاعت، اسلام کی حفاظت تبلیغ اسلام کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور حقیقی امن وامان قائم کرنا ہے جہاد کا سلسلہ ۱ھ سے شروع ہا۔

سوال ۸۶: اسلامی جہاد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اسلامی جہاد کی دو قسمیں ہیں (۱) دفاعی۔ (۲) اقدامی۔

(۱) دفاعی: جب کافروں کی کوئی قوم ابتداءً مسلمانوں پر حملہ آور ہو تو مسلمان اس کی مدافعت کے لئے ان کا مقابلہ کریں۔

(۲) اقدامی: جب کفر کی قوت اور شوکت سے اسلام کی آزادی کو خطرہ ہو تو اسلام اسی حالت میں یہ حکم دیتا ہے کہ تم دشمن کی طرف پیش قدمی کرو۔

(جہاد فی سبیل اللہ ص ۸۲)

سوال ۸۷: غزوات اور سریہ کسے کہتے ہیں اوران تعداد کتنی ہے؟

جواب: غزوہ اُس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضور پاک ﷺ نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی ہو۔ (جہاد فی سبیل اللہ ص ۶۱) علامہ مغلطائی کے قول کے مطابق غزوات کی مجموعی تعداد تیئیس (۲۳) ہے جس میں سے نو میں جنگ کی نوبت آئی اور سرایا کل تینتالیس (۴۳) ہے۔

سوال ۸۸: ۱ھ میں کتنے سریہ روانا ہوئے؟

جواب: ۱ھ میں دوسریہ روانا ہوئے ایک سریہ حمزہ دوسرا سریہ عبیدہ ابن الحارث دونوں میں کفار سے جھڑپ بھی ہوئی۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۵۴ ج:۲)

سوال ۸۹: اسلام میں سب سے پہلا تیر کس سریہ میں پھینکا گیا اور کس نے پھینکا؟

جواب: سریہ عبیدہ ابن الحارث میں حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ نے کفار پر تیر پھینکا یہ اسلام کا سب سے پہلا تیر تھا جو کفار پر چلایا گیا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۵۵ ج:۲)

سوال ۹۰: ۲ھ میں کتنے غزوے اور سریے روانہ ہوئے؟

جواب: ۲ھ میں پانچ غزوے ہوئے جس میں غزوۂ بدر اسلام کا سب سے عظیم غزوہ ہے اور تین سریے روانا ہوئے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۵۶ ج:۲)

سوال ۹۱: تحویل قبلہ کیا ہے اور یہ کب ہوا؟

جواب: ابتداءً مدینہ میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا پھر سترویں (۱۷) مہینے میں خانۂ کعبہ کو قرار دیا گیا قبلے کی اس تبدیلی کو تحویل قبلہ کہتے ہیں یہ ۳ھ میں ہوا۔

سوال ۹۲: اسلام میں سب سے پہلا مالِ غنیمت کب حاصل ہوا؟

جواب: اسلام میں سب سے پہلا مالِ غنیمت ۲ھ میں سریہ عبداللہ ابن

جحش میں حاصل ہوا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۰ رج:۲)

سوال ۹۳: غزوۂ بدر کب اور کہاں ہوا؟

جواب: مدینہ منورہ سے تقریباً اسّی میل کے فاصلہ پر بدر نامی ایک کنواں ہے اور اسی کے نام سے وہاں ایک گاؤں بھی آباد ہے یہ عظیم الشان غزوہ رمضان ۲ھ میں اسی سرزمین پر واقع ہوا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۵ رج:۲)

سوال ۹۴: غزوۂ بدر کا سبب کیا بنا؟

جواب: چونکہ قریش کی تمام تر شوکت وقوت کا سبب ملک شام کی تجارت تھی اور قریش کے ظلم وستم کا زور توڑنے کے لئے اسے بند کرنا ضروری تھا چنانچہ ایک مرتبہ قریش کا ایک بڑا تجارتی قافلہ ملک شام سے آرہا تھا لہٰذا تین سو تیرہ یا چودہ صحابہ کے ساتھ اس کے تعاقب کے لئے خود نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے قریشی قافلہ کے سردار ابوسفیان کو اس کی اطلاع ہوگئی اور وہ راستہ بدل کر نکل گئے البتہ ان کے کہنے پر ابوجہل کی سرداری میں ساڑھے نوسو جوانوں کا لشکر آپ کے مقابلے کے لئے آگیا جس کی وجہ سے یہ غزوہ پیش آیا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۷ رج:۲)

سوال ۹۵: مسلمانوں نے بدر میں کہاں قیام فرمایا اور اس سلسلے میں اللہ کی کیا مدد ہوئی؟

جواب: جب مسلمان بدر کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ کفار پہلے پہونچ کر اچھی جگہوں اور پانی کے مقامات پر قابض ہو چکے ہیں اس لئے مسلمانوں کے حصہ میں ریتیلی زمین آئی جس پر چلنا دشوار اور پانی کا نام ونشان نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے زور کی بارش نازل فرمادی جس کے ذریعہ مسلمانوں کی دشواریوں کو آسان اور کفار کی آسانیوں کو دشوار بنادیا۔ (سیرۃ النبی ص ۱۸۷ رج:۱)

سوال ۹۶: غزوۂ بدر میں لڑائی کی ابتداء کس طرح ہوئی ؟

جواب: جب صفیں درست ہوگئی تو پہلے قریش کے تین (۳) بہادر نکلے مسلمانوں میں سے حضرت علیؓ حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہؓ بن حارث نے ان کا مقابلہ کیا چنانچہ تینوں کافر قتل ہوگئے اور مسلمانوں میں سے صرف حضرت عبیدہ زخمی ہوئے جن کی تھوڑی دیر بعد غزوے کے درمیان وفات ہوگئی پھر گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۸۵ ج:۲)

سوال ۹۷: ابوجہل کو کس نے قتل کیا اور اُس کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: چونکہ ابوجہل کی شرارت اور اسلامی دشمنی سب میں مشہور تھی اس لئے انصار میں سے دو نوجوان بھائی معوز اور معاذ نے اس کو قتل کرنے کا عہد کیا تھا غزوۂ بدر کے موقع پر یہ دونوں بھائی اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے نکلے مگر ابو جہل کو پہچانتے نہ تھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بتانے پر یہ دونوں بھائی اس پر باز کی طرح ٹوٹ پڑے اور اسے جہنم رسید کر دیا البتہ کچھ رمق باقی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا سر جسم سے جدا کر دیا۔ (سیرۃ النبی ص ۱۹۱ / ج:۱)

سوال ۹۸: غزوۂ بدر میں نصرت خداوندی کا ظہور کس طرح ہوا اور نتیجہ کیا رہا؟

جواب: آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مٹھی کنکریاں دشمن کے لشکر کی طرف پھینکی جو تمام کفار کی آنکھوں میں پہنچ گئی پھر صحابہ کرام سے فرمایا کہ ان پر ٹوٹ پڑو دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی فوج کے ذریعہ مسلمانوں کی نصرت فرمائی قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور باقی کے پاؤں اکھڑ گئے چنانچہ یہ عظیم الشان فتح مسلمان کے حصہ میں آئی۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ / ج:۲)

سوال ۹۹: غزوۂ بدر میں کتنے کفار قتل ہوئے اور کتنے قید ہوئے اور کتنے صحابۂ کرام نے جام شہادت نوش کیا؟

جواب: اس جنگ میں قریش کے ستر (۷۰) آدمی مقتول ہوئے جن میں اُن کے بڑے بڑے سردار عتبہ، شیبہ اور ابو جہل وغیرہ شامل تھے اور ستر گرفتار ہوئے اور مسلمانوں میں سے صرف چودہ صحابۂ کرام شہید ہوئے چھ مہاجرین میں سے اور آٹھ انصار میں سے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱/۱۵۵ ج:۲، تاریخ اسلام ص ۱۴۲ ج:۱)

سوال ۱۰۰: بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے صحابۂ کرام کے مشورہ سے چار چار ہزار درہم فدیہ لے کر اُن کو چھوڑ دیا اور جو لوگ فدیہ نہیں دے سکتے تھے ان میں سے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے ان سے کہا گیا کہ تم دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دو یہی تمہارا فدیہ ہے۔ (سیرۃ النبی ص ۱۹۴/ ج:۱)

سوال ۱۰۱: ۲ھ کے مزید کون سے اہم واقعات ہیں؟

جواب: ۲ھ میں جب آپ غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت آپ کی صاحب زادی حضرت رقیہ سخت بیمار ہوگئی اس لئے حضرت عثمان غنیؓ کو ان کی تیمار داری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا جب آپ بدر سے تشریف لائے تو حضرت رقیہ کی وفات ہو چکی تھی لوگ دفن کر کے ہاتھ جھاڑ رہے تھے اسی سال پہلی مرتبہ عید الفطر پڑھی گئی رمضان کے روزے صدقۂ فطر، زکوٰۃ عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی بھی واجب ہوئی نیز اسی سال ماہ ذی الحجہ میں حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی۔ (تاریخ اسلام ص ۱۴۵/ ج:۱)

سوال ۱۰۲: ۳ھ میں کتنے غزوے ہوئے اور کتنے سریے روانہ ہوئے؟

جواب: ۳ھ میں پانچ غزوے ہوئے جن میں زیادہ اہم غزوۂ اُحد ہے اور دوسریے روانا ہوئے۔ (جہاد فی سبیل اللہ ص ۶۲)

سوال ۱۰۳: غزوۂ غطفان کب ہوا اور اس میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: غزوۂ غطفان ۳ھ میں ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ دعثور ابن حارث محاربی ساڑھے چار سو آدمیوں کو لے کر مدینہ طیبہ پر حملے کے لئے چلا آپ ﷺ مقابلہ کے لئے تشریف لائے تو سب نے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لی آپ ﷺ مطمئن ہو کر میدان سے واپس آئے اور ایک درخت کے سائے میں لیٹ گئے اچانک دعثور تلوار کھینچ کر سامنے آیا اور کہا بتاؤ اب تمہیں ہمارے ہاتھ سے کون بچائے گا اللہ کے رسول نے بغیر کسی خوف کے جواب دیا کہ اللہ بچائے گا یہ سنتے ہی دعثور پر لرزہ طاری ہو گیا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی اب نبی کریم ﷺ نے تلوار اُٹھا کر فرمایا کہ اب تمہیں کون بچائے گا اس نے کہا کوئی نہیں آپ کو اس پر رحم آ گیا اور اُسے معاف کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دعثور خود مسلمان ہو گیا اور اسلام کا زبردست مبلغ بن گیا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۸۱ / ج:۲)

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہے تھے کسی کی نگاہ میں

سوال ۱۰۴: حضرت حفصہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ سے آپ کا نکاح کب ہوا؟

جواب: حضرت حفصہ سے آپ کا نکاح شعبان ۳ھ میں اور حضرت زینب بنت خزیمہ سے آپ کا نکاح رمضان ۳ھ میں ہوا۔

سوال ۱۰۵: غزوۂ اُحد کہاں اور کب ہوا اور اس کا سبب کیا بنا؟

جواب: احد مدینہ طیبہ کے قریب ایک پہاڑ ہے جہاں حضرت ہارون علیہ السلام کی قبر بھی ہے یہ جہاد اسی جگہ شوال ۳ھ میں ہوا تاریخ میں سات سے گیارہ تک مختلف اقوال ہیں اوراس کا سبب یہ ہوا کہ مشرکین نے بدر کی شکست کا انتقام لینے کے لئے مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا لہٰذا تین ہزار جوانوں کا لشکر پورے ساز و سامان کے ساتھ مدینہ کی طرف بڑھا جن میں سات سوز رہیں (آہنی لباس) دوسو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے نیز مردوں کو غیرت دلانے اور بھاگنے پر ملامت کرنے کے لئے چودہ عورتیں بھی ساتھ تھیں آپ ﷺ کو کفار کی اس تیاری کا علم حضرت عباسؓ کے ذریعہ ہوا جو اسلام لا چکے تھے مگر مکہ معظّمہ میں مقیم تھے۔ (سیرت مغلطائی ص ۴۹، پارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۶ ص ۷۰)

سوال ۱۰۶: اس اطلاع کے بعد مسلمانوں نے کیا کیا؟

جواب: اطلاع ملنے کے بعد آپ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ سے مشورہ کیا زیادہ تر صحابہ خصوصاً نوجوانوں کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے جب کہ آپ ﷺ اور اجلۂ صحابہ کی رائے یہ تھی کہ مدینہ میں رہ کر ہی مقابلہ کیا جائے اور یہی عبداللہ ابن اُبی منافق کی بھی رائے تھی چنانچہ آپ ﷺ ایک ہزار کا لشکر لے کر مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے مگر عبداللہ ابن اُبی اور اس کے تین سو ہم خیال منافقین راستے ہی سے واپس ہو گئے اور اب مسلمانوں کا لشکر سات سو رہ گیا۔ (تاریخ اسلام ص ۱۵۰/ج:۱)

سوال ۱۰۷: غزوۂ اُحد میں مسلمانوں نے کس طرح صف بندی کی اور ابتداء میں جنگ کی کیا کیفیت رہی؟

جواب: اس غزوے میں مسلمانوں نے اس طرح صف بندی کی کہ اُحد پہاڑ پشت کی طرف تھا ادھر سے دشمن کے آنے کا احتمال تھا اس لئے آپ ﷺ نے پہاڑ پر پچاس صحابۂ کرام کو مقرر کر دیا جن کے امیر عبداللہ ابن جبیر تھے اور ارشاد فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا شروع میں گھمسان کی لڑائی کے بعد مسلمانوں کا پلا بھاری تھا قریش بدحواس ہو کر منتشر ہو گئے اور مسلمانوں نے مالِ غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔ (تاریخ اسلام ص ۱۵۱ رج:۱)

سوال ۱۰۸: ابتدائی غلبے کے بعد جنگ کا نقشہ کیوں بدل گیا؟

جواب: آپ ﷺ نے پہاڑ پر نگرانی کے لئے جن صحابۂ کرام کو مقرر فرمایا تھا ان میں سے اکثر نے مسلمانوں کو غالب ہوتا دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی اور ان کے امیر عبداللہ ابن جبیر کے ساتھ صرف چند صحابۂ کرام ہی رہ گئے یہ دیکھ کر خالد ابن ولید نے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) عقب کی جانب سے دفعتاً حملہ کر دیا اور جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ (تاریخ اسلام ص ۱۵۴ رج:۱)

سوال ۱۰۹: غزوۂ احد کا نتیجہ کیا رہا؟

جواب: اگرچہ اس غزوے میں مسلمانوں کو کافی نقصان اُٹھانا پڑا حتیٰ کہ خود نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک میں عبداللہ بن قَمِیَّہ کے حملے کی وجہ سے خود کی دو کڑیاں گھس گئی اور پتھر لگنے کی وجہ سے ایک دندانِ مبارک شہید ہو گیا لیکن کفار نے نہ تو کسی مسلمان کو قید کیا اور نہ ہی مالِ غنیم پا سکے اور نہ ہی مسلمان میدان سے فرار ہوئے اس لئے اس غزوے میں کفار کی فتح اور مسلمانوں کی شکست نہیں ہوئی بلکہ معاملہ برابری کا رہا۔ (تاریخ اسلام ۱۵۵ رج:۱)

سوال ۱۱۰: غزوۂ اُحد میں کتنے کفار مارے گئے اور کتنے مسلمان شہید

ہوئے؟

جواب: اس غزوے میں کفار کے بائس یا تیئیس آدمی مارے گئے اور مسلمانوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے جن میں سید الشہدیٰ حضرت حمزہؓ بھی تھے جن کو جبیر ابن مطعم کے غلام وحشی نے شہید کیا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۴۸/ج:۲)

سوال ۱۱۱: سریۂ منذر کیا ہے اور یہ کب ہوا؟

جواب: ماہِ صفر ۴ھ میں نجد کے ایک مشہور آدمی عامر بن مالک کی دعوت اور حفاظت کے وعدے پر تبلیغ اسلام کے لئے ستر صحابۂ کرام کا ایک دستہ اہل نجد کی طرف بھیجا گیا جن میں بڑے بڑے علماء قرآن صحابہ شامل تھے جب یہ لوگ بئرِ معونہ پہونچے تو بنی عامر، رعل، زکوان، اور عُصیَّہ نے تمام صحابۂ کرام کو شہید کر دیا آپ ﷺ کو اس خبر سے سخت رنج پہنچا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چند روز تک ان قبائل کا نام لے لے کر قنوت نازلہ میں ان کے لئے بد دعا فرمائی۔

سوال ۱۱۲: ۴ھ کے اور کون سے اہم واقعات ہیں؟

جواب: ۴ھ ماہِ شوال میں حضرت حسین کی ولادت ہوئی اور حضرت اُمّ سلمہ آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۸۸/ج:۲)

سوال ۱۱۳: ۵ھ میں کتنے غزوات واقع ہوئے؟

جواب: ۵ھ میں چار غزوات ہوئے جن میں غزوۂ خندق زیادہ مشہور اور اہم ہے۔ (سیرت المصطفیٰ)

سوال ۱۱۴: غزوۂ خندق کو غزوۂ خندق کیوں کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: اس غزوے میں حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مسلمانوں

نے مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودی تھی تا کہ کفار مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے اس لئے اِس غزوے کو غزوۂ خندق کہتے ہیں اور اس غزوے میں کفار و یہود کے مختلف احزاب (جماعتیں) شامل ہوئیں اس لئے اس غزوے کو غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں۔ (سیرت مغلطائی ص ۵۶)

سوال ۱۱۵: غزوۂ خندق کا محرک اور سبب کیا بنا؟

جواب: جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود مدینہ سے صلح کا معاہدہ فرمایا تھا جس کو آپ ﷺ ہمیشہ پورا کرتے رہے مگر یہود مسلمانوں سے کینہ رکھتے رہے اور اسلام کی ترقی سے ان کو سخت تکلیف ہوتی تھی چنانچہ غزوۂ بدر کے بعد انہوں نے اعلانیہ عہد شکنی شروع کر دی اور جب غزوۂ احد میں کفار کو بظاہر غلبہ حاصل ہوا تو قریش مکہ یہاں کے یہود اور منافقین کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ پر حملے کے لئے بڑھے اس طرح یہ غزوہ پیش آیا۔

(تاریخ اسلام ص ۱۷۲ ج:۱)

سوال ۱۱۶: غزوۂ خندق کب ہوا، اس میں کفار اور مسلمانوں کی تعدا کیا تھی، اور غزوے کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: غزوۂ خندق ذی قعدہ ۵ھ میں واقع ہوا اس میں کفار کا لشکر دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھا اور مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (۳۰۰۰) تھی مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے مدینہ کے گرد خندق کھودی جس کا مشورہ حضرت سلمان فارسیؓ نے دیا تھا جب کفار کا لشکر پہنچا تو اس نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور وہی سے تیر اور پتھر برسانے شروع کر دیئے جانبین سے مسلسل تیر اندازی ہوئی اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کی چار نمازیں بھی قضاء ہوگئی۔ (سیرت مغلطائی ص ۵۶)

سوال ۱۱۷: یہ محاصرہ کتنے دنوں جاری رہا اور کس طرح ختم ہوا؟

جواب: یہ محاصرہ تقریباً پندرہ روز جاری رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نصرت فرمائی اور کفار پر ہوا کا ایک ایسا طوفان مسلط فرمادیا کہ جس سے خیموں کی چوبیں اکھڑ گئی چولہوں سے دیگچیاں الٹ گئی فوج کے حواس معطل ہو گئے اور ان کا سامانِ رسد بھی ختم ہو گیا دوسری طرف حضرت نعیم ابن مسعودؓ نے ایسی تدبیر کی جس سے کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی الغرض کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور تھوڑے عرصہ میں میدان صاف ہو گیا۔ (سیرت مغلطائی ص ۵۶)

سوال ۱۱۸: ۵ھ میں اور کون سے اہم واقعات پیش آئے؟

جواب: ایک قول کے مطابق اسی سال حج فرض ہوا ماہِ جمادی الاولیٰ میں آنحضرت ﷺ کے نواسے یعنی حضرت رقیہ کے صاحب زادے حضرت عبداللہ ابن عثمانؓ اور آخری شوال میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ کی وفات ہوگئی اور ماہِ ذی قعدہ میں حضرت زینب بنت جحش آپ ﷺ کے عقد میں آئیں نیز اسی سال مدینہ طیبہ میں زلزلہ آیا اور خسوق قمر یعنی چاند گرہن بھی ہوا۔ (سیرت مغلطائی ص ۵۵)

سوال ۱۱۹: ۶ھ میں کتنے غزوات پیش آئے اور کتنے سریہ روانہ ہوئے؟

جواب: ۶ھ میں تین غزوات پیش آئے اور چودہ سریہ روانہ ہوئے اس سال کے غزوات میں واقعۂ حدیبیہ زیادہ اہم ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ج:۲)

سوال ۱۲۰: واقعۂ حدیبیہ کیا ہے اور یہ کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: یکم ذی قعدہ ۶ھ میں نبی کریم ﷺ نے چودہ یا پندرہ سو صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کے ارادہ سے مکہ معظّمہ کا قصد کیا مکہ معظّمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر حدیبیہ نامی ایک کنواں ہے اور اسی کے نام سے وہاں ایک گاؤں بھی

آباد ہے اس جگہ پہنچ کر آپ ﷺ نے قیام فرمایا اور حضرت عثمان غنیؓ کو مکہ معظّمہ بھیجا کہ وہ قریش کو مطلع کر دیں کہ اس وقت آنحضرت ﷺ صرف عمرہ کے ارادہ سے تشریف لائے ہیں کفار نے حضرت عثمان غنیؓ کو روک لیا اور ادھر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے اس وقت آنحضرت ﷺ نے ببول کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابۂ کرام سے جہاد پر بیعت لی اس بیعت کو بیعتِ رضوان اور اس واقعہ کو واقعۂ حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

(سیرت مغلطائی ص ۶۲، سیرت النبی ص ۴۵۳ ر ج:۱)

سوال ۱۲۱: واقعۂ حدیبیہ کی مزید تفصیل بتائے؟

جواب: جب حضرت عثمان غنیؓ کے قتل کی خبر غلط ثابت ہوئی اور قریش مکہ نے سہیل ابن عمرو کو شرائط صلح طے کرنے کے لئے بھیجا تو دس سال کے لئے اسی شرائط پر باہمی صلح ہوئی جو بظاہر مغلوبانہ اور مسلمانوں کے خلاف تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے صلح کا نام فتح مبین رکھا جس کو بعد کے واقعات نے سچ کر دکھایا اور یہ صلح فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ (سیرت المصطفیٰ ج:۲)

سوال ۱۲۲: آپ ﷺ نے دنیا کے بادشاہوں کو کب اور کس مقصد کے لئے خطوط لکھے؟

جواب: جب صلح حدیبیہ کی وجہ سے راستہ مامون ہو گیا تو آپ ﷺ نے حق کی آواز شاہانِ دنیا تک پہنچانے کے لئے اُنہیں خطوط لکھے چنانچہ بعض تو مسلمان ہو گئے بعض نے اُن کے نامۂ مبارک کا اعزاز و اکرام کیا اور آپ کی خدمت میں ہدایا بھیجے صرف خسرو پرویز شاہِ ایران نے آپ کے نامۂ مبارک کے ساتھ گستاخی کی اور چاک کر کے پارہ پارہ کر دیا آپ ﷺ کی بددعا سے اللہ تعالیٰ نے

اس کی سلطنت کو بھی اسی طرح پارہ پارہ کر دیا۔ (اصح السیر ص ۳۸۹)

سوال ۱۲۳: غزوۂ خیبر کے اسباب کیا تھے اور یہ کب پیش آیا؟

جواب: مدینہ طیبہ سے شام کی جانب تین چار منزل کے فاصلہ پر خیبر نام کا ایک بڑا شہر ہے یہود مدینہ میں سے بنونضیر جب وہاں جا کر آباد ہو گئے تو خیبر یہودیت کا مرکز بن گیا یہ لوگ تمام اطراف کے عرب کو اسلام کے خلاف بھڑکاتے تھے اس لئے محرم الحرم یا جمادی الاولیٰ ۷ھ میں یہ غزوہ پیش آیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور یہود کے تمام قلعے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے حضرت علیؓ نے باب خیبر کو تنہا ہاتھ سے اُکھاڑ دیا حالانکہ ستّر آدمی اُس کو ہلانے سے عاجز تھے۔ (سیرت المصطفیٰ)

سوال ۱۲۴: ۷ھ کے مزید اہم واقعات کیا ہے؟

جواب: خیبر فتح ہونے کے بعد فدک کے یہود نے بھی صلح کر لی اور مسلمانوں کے ہاتھ بہت سے باغات آئے نیز اسی سال صلح حدیبیہ کے موقع پر چھٹے ہوئے عمرے کی قضاء بھی کی گئی۔ (تاریخ اسلام ص ۱۹۲ / ج: ۱)

سوال ۱۲۵: سریہ موتہ غزوہ ہے یا سریہ نیز یہ کہاں اور کب پیش آیا؟

جواب: غزوۂ موتہ اصلاً سریہ ہے لیکن اہمیت کے پیش نظر اس کو غزوہ کہتے ہیں موتہ ملک شام میں بیت المقدس سے تقریباً دو منزل کے فاصلے پر ایک مقام کا نام ہے یہاں جمادی الاولیٰ ۸ھ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان یہ پہلی جنگ ہوئی۔ (جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۶۲)

سوال ۱۲۶: غزوۂ موتہ کا سبب کیا تھا اور جانبین سے لشکر کی تعداد کیا تھی؟

جواب: غزوۂ موتہ کا باعث یہ تھا کہ شرحبیل ابن عمرو نے جو شاہِ روم کی

طرف سے بصریٰ کا گورنر تھا آنحضرت ﷺ کے قاصد حارث بن عمر کو قتل کر دیا تھا آپ ﷺ نے تین ہزار صحابۂ کرام کا لشکر اس کی طرف روانہ کیا رومی ڈیڑھ لاکھ فوج لے کر مقابلہ کے لئے نکلے چند روز جنگ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ لاکھ کفار پر تین ہزار مسلمانوں کا اس طرح رعب ڈال دیا کہ پسپا ہونے کے سوا انہیں نجات کی کوئی صورت نہ ملی۔ (تاریخ اسلام ص ۱۹۷ ج:۱، سیرت المصطفیٰ ص ۴۷۳)

سوال۱۲۷: فتح مکہ کا سبب کیا تھا اور یہ کب واقع ہوا؟

جواب: حدیبیہ میں جو صلح نامہ لکھا گیا تھا مسلمان اپنی عادت کے موافق پوری پابندی کے ساتھ اس پر عامل رہے لیکن قریش نے ۸ھ میں عہد شکنی کی اور معاہدہ توڑ دیا اس کے بعد آپ ﷺ جہاد کی پوری تیاری کے ساتھ رمضان المبارک ۸ھ بروز چہار شنبہ مکہ کے ارادے سے مدینہ طیبہ سے نکلے تھوڑی بہت مزاحمت کے بعد مکہ فتح ہو گیا پھر آپ نے کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔

(تاریخ اسلام ص ۲۰۱، ۲۰۴ ج:۱)

سوال۱۲۸: فتح مکہ کے بعد قریش کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: رحمت دو عالم ﷺ نے قریش کو خطاب کر کے کہا کہ تم ہر طرح آزاد ہو مامون ہو البتہ صرف گیارہ مرد اور چار عورتوں کا خون معاف نہیں فرمایا کیونکہ ان کا وجود خود ہر قسم کے فتنوں کا مجسمہ تھا مگر اُن میں سے بھی اکثر مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔ (تاریخ اسلام ص ۲۰۶ ر ج:۱)

سوال ۱۲۹: فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ مکہ میں کتنے دنوں تک مقیم رہے؟

جواب: فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ مکہ میں پندرہ روز مقیم رہے پھر حضرت عتاب ابن اَسِید کو امیر مقرر فرما کر خود مدینہ طیبہ واپس ہو گئے۔ (تاریخ اسلام ص ۲۰۹ ر ج:۱)

سوال ۱۳۰: غزوۂ حنین کب پیش آیا اور اُس کا باعث کیا ہوا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد عام طور سے عرب اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے البتہ دو قبیلے ہوازن اور ثقیف غیرت کی وجہ سے مسلمانوں سے قتال کے لئے مکہ کی طرف بڑھے آپ ﷺ کو خبر ملی تو بارہ ہزار کا لشکر لے کر ۶ شوال المکرّم ۸ھ کو ان سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے اور وادئ حنین میں یہ معرکہ پیش آیا۔

(اصح السیر ص ۴۱)

سوال ۱۳۱: غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی یا فتح؟

جواب: پہلے پہل شکست ہوئی مگر بعد میں جب اسلامی فوج نے دوبارہ سنبھل کر حملے کئے اور آپ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی دشمن کی جانب پھینکی جو مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں پہنچی تو یکبارگی دشمن پسپا ہو گئے اس غزوہ میں صرف چار صحابۂ کرام شہید ہوئے جبکہ کفار کے ستر سے زائد آدمی مارے گئے۔

سوال ۱۳۲: غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے ابتداءً پسپا ہونے کا سبب کیا تھا؟

جواب: غزوۂ حنین میں پسپائی کا ظاہری سبب تو بے ترتیبی تھی لیکن حقیقی سبب یہ ہے کہ اس وقت مسلمان خلاف عادت اپنی کثرت اور ساز و سامانی سے خوش ہو رہے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کرنے کے لئے یہ صورت ظاہر فرمائی۔

سوال ۱۳۳: غزوۂ تبوک کب اور کیوں پیش آیا؟

جواب: آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ رومیوں نے مسلمانوں سے جنگ کے لئے مقام تبوک میں کچھ تیاریاں کر رکھی ہیں آپ ﷺ نے بھی تیاریاں شروع کر دی اور ماہِ رجب المرجب ۹ھ جمعرات کے روز تیس ہزار صحابۂ کرام کی فوج لے کر تبوک کی طرف تشریف لے گئے مگر جب وہاں پہنچے تو کوئی مقابلہ

پر نہیں آیا چنانچہ پندرہ بیس روز قیام کے بعد واپسی کا ارادہ کیا اور رمضان المبارک ۹ھ میں مدینہ طیبہ واپس پہنچے یہ آپ ﷺ کا آخری غزوہ تھا۔ (اصح السیر ص ۳۱۸)

سوال ۱۳۴: غزوۂ تبوک کے وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی اور جنگ کے سامان کیسے فراہم کئے گئے؟

جواب: غزوۂ تبوک کے وقت مسلمان قحط سالی کی وجہ سے نہایت تنگ دستی میں تھے اور گرمی بھی سخت پڑ رہی تھی جہاد کی تیاری کے لئے آپ نے صحابۂ کرام سے چندہ کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے گھر کا سارا سامان لاکر رکھ دیا حضرت عمر نے اپنے گھر کا آدھا سامان اور حضرت عثمان غنی نے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے کی ایک عظیم الشان امداد پیش کی۔ (اصح السیر ص ۳۱۷)

سوال ۱۳۵: عام الوفود کس سن کو کہتے ہیں اور کیوں؟

جواب: ۹ھ اور ۱۰ھ کو عام الوفود کہتے ہیں کیونکہ ان دونوں سالوں میں بکثرت وفود خدمت نبوی میں آکر مشرف با سلام ہوئے جن کی تعداد ستر تک نقل کی جاتی ہے۔ (اصح السیر ص ۴۰۵)

سوال ۱۳۶: ۹ھ میں حج کا امیر کس کو منتخب کیا گیا اور قافلہ حج کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: ذی قعدہ ۹ھ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ معظّمہ روانہ کیا گیا اور تین سو آدمیوں کا قافلہ ان کے ہمراہ تھا۔

(اصح السیر ص ۴۰۰)

سوال ۱۳۷: آپ نے آخری حج کب فرمایا اور وہ کس نام سے جانا جاتا ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: آپ نے آخری حج ۱۰ھ میں فرمایا جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے آپ ۲۵ ذی قعدہ بروز دوشنبہ مکہ کے لئے روانہ ہوئے ایک لاکھ سے زائد صحابۂ کرام کی جمعیت بھی آپ کے ساتھ تھی مدینہ منورہ سے چھ میل پر ذوالحلیفہ میں آپ نے احرام باندھا اور ۴؍ ذی الحجہ بروز شنبہ مکہ میں داخل ہوئے اور حسب قواعد شرعیہ حج ادا فرمایا اور نویں تاریخ کو عرفات میں نصیحتوں اور حکمتوں سے بھرپور ایک مفصل اور بلیغ خطبہ دیا حج سے فارغ ہوکر دس روز مکہ میں مقیم رہے پھر مدینہ طیبہ واپس تشریف لے گئے۔ (اصح السیر ص ۴۰۲)

سوال ۱۳۸: وہ آخری لشکر کونسا ہے جس کا انتقام آپ نے خود کیا اور امیر کس کو مقرر فرمایا؟

جواب: ۲۶؍ صفر المظفر ۱۱ھ بروز دوشنبہ آنحضرت ﷺ نے رومیوں سے جہاد کے لئے ایک سریہ تیار فرمایا جس میں بڑے بڑے صحابۂ کرام شامل تھے مگر اس سریہ کے امیر حضرت اُسامہ بن زید مقرر ہوئے ابھی یہ سریہ روانہ نہ ہوا تھا کہ آپ ﷺ کو بخار شروع ہوگیا اور یہ سریہ آپ کی وفات کے بعد ہی روانہ ہوسکا۔

سوال ۱۳۹: آپ ﷺ کا مرضِ وفات کب اور کس طرح شروع ہوا؟

جواب: ۲۸؍ صفر المظفر ۱۱ھ چہار شنبہ کی رات میں آپ مدینہ کے قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لے گئے اور اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت کی جب واپس ہوئے تو سر میں درد تھا اور پھر بخار شروع ہوگیا جو تیرہ روز تک متواتر رہا حتیٰ کہ اسی میں آپ کا وصال ہوا۔

سوال ۱۴۰: حضرت صدیق اکبر نے آپ ﷺ کی بیماری کی حالت میں کتنی نمازیں پڑھائیں؟

جواب: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی بیماری کی حالت میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۱۰۵/ج:۱)

سوال ۱۴۱: آپ ﷺ کی وفات کب ہوئی اور وفات کے وقت عمر شریف کیا تھی؟

جواب: جمہور کی روایت کے مطابق ۱۲/ربیع الاول ۱۱ھ بروز دوشنبہ زوال کے وقت آپ ﷺ اس عالم فانی سے انتقال فرما کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔
(تاریخ اسلام ص ۲۳۰/ج:۱، سیرت مصطفیٰ ص ۱۸۱/ج:۳)

سوال ۱۴۲: وفات کے وقت آپ ﷺ کی زبان مبارک پر کون سے کلمات جاری تھے؟

جواب: وفات کے وقت آپ ﷺ چھت کی طرف دیکھتے اور یہ فرماتے "اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلیٰ" (اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں) اور بعض روایات میں ہے کہ آخری لمحات میں زبانِ مبارک پر "اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" کے الفاظ جاری تھے یعنی نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔
(بخاری شریف ص ۱۴۱/ج:۲)

سوال ۱۴۳: آپ ﷺ کی تجہیز و تدفین کب ہوئی اور اُس میں تاخیر کی کیا وجہ تھی؟

جواب: چونکہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ قائم کرنا سب سے مقدم کام تھا کیونکہ دوسرے دینی اور دنیوی معاملات کے علاوہ خود آپ ﷺ کا تجہیز و تکفین میں نزاع کا سخت اندیشہ تھا اور اس قضیہ کے طے ہونے میں کچھ دیر ہوئی اس لئے پیر کے بقیہ دن سے بدھ کی رات تک تدفین میں توقف ہوا اور بدھ کی رات میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جہاں وفات ہوئی تھی اُسی جگہ تدفین عمل میں آئی۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۹۴ رج:۳)

سوال ۱۴۴: آپ ﷺ کو غسل و کفن کس نے دیا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی قبر کھودنے کی سعادت کسے حاصل ہوئی اور قبر میں کس نے اُتارا؟

جواب: آپ ﷺ کو حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ وغیرہ نے غسل و کفن دیا اور آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی بلکہ فرداً فرداً پڑھی گئی اور قبر کھودنے کی سعادت حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کو حاصل ہوئی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ وغیرہ نے آپ ﷺ کو قبر میں اُتارا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۹۵ رج:۳)

سوال ۱۴۵: آپ ﷺ کے کچھ خصائل اور اخلاق بیان کیجئے؟

جواب: آپ ﷺ سب سے زیادہ بہادر اور سخی تھے سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا آپ ﷺ اپنا جوتا خود سی لیتے اور کپڑوں میں خود پیوند لگا لیتے تھے سفید کپڑے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پسند تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن مجید تھا جس چیز کو قرآن کریم پسند کرتا اُسے آپ ﷺ پسند فرماتے تھے اور جس چیز کو قرآن کریم پسند نہ کرتا اُسے آپ بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

(تاریخ اسلام ص ۲۳۴ رج:۱)

سوال ۱۴۶: معجزہ کسے کہتے ہیں، آپ کے چند معجزات ذکر کریں؟

جواب: نبی کے ہاتھ پر اللہ کی جانب سے خلاف عادت کوئی بات پیش آئے تو اسے معجزہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے چند معجزات یہ ہیں شق قمر (یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونا) انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا کنکریوں کا تسبیح پڑھنا منبر کے ستون کا رونا درختوں کا سلام کرنا لکڑیوں کا تلوار بن جانا وغیرہ۔ (سیرت المصطفیٰ)

حصہ دوم

سوال ۱: آنحضرت ﷺ نے جبرئیل فرشتہ کو ان کی اصلی صورت میں کتنی مرتبہ دیکھا اور کس کس وقت دیکھا؟

جواب: حضور اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل کو بصورت اصلی پوری زندگی میں صرف چار مرتبہ دیکھا ایک اس وقت جبکہ آپ ﷺ غار حراء میں موجود تھے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! مجھ کو اپنی اصلی شکل دکھلاؤ، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اصلی شکل دکھلا دی۔ (۲) دوسرے معراج میں یعنی سدرۃ المنتہیٰ پر۔ (۳) تیسرے مکہ کے مقام اجیاد پر اور یہ واقعہ زمانۂ نبوت کے قریب پیش آیا۔ (۴) چوتھے اس وقت جب کہ آپ کے چچا حضرت حمزہؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں حضرت جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

اوّل تو حضور ﷺ نے منع کیا کہ تم دیکھ نہ سکو گے۔

انہوں نے عرض کیا آپ دکھا دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل کعبہ پر اترے آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ اُٹھاؤ، انہوں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیلؑ کا جسم مانند زبرجد اخضر یعنی زمرد سبز چمکتے ہوئے کے تھا۔ حضرت حمزہ تاب نہ لا کر غش کھا کر گر گئے۔

سوال ۲: حضور اکرم ﷺ کی کنیت ''ابوابراہیم'' کس نے رکھی؟

---

(۱) پہلے دو واقعے تو سند صحیح سے ثابت ہیں، البتہ یہ تیسرا واقعہ سنداً کمزور ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے، معارف القرآن ص ۲۴ ج: ا فتح الباری: ص ۱۸، ۱۹، ج: ۱)

جواب: حضور ﷺ کا آخری زمانہ تھا حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور یہ کہہ کر آواز دی یا ابراہیم! جس سے آپ کی کنیت ابو ابراہیم ہوگئی۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۹۰/ج:۱)

سوال ۳: حضور ﷺ کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگانے والے کون ہیں اور مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

جواب: جنت کے دربان رضوان نے آپ کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی اور آپ ﷺ کی مہر نبوت پر لکھا ہوا تھا "سِرْ فَأَنْتَ مَنْصُوْرٌ" اور بعض نے کہا ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا "محمد رسول اللہ"۔

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ۴۶)

سوال ۴: جنت میں آنحضرت ﷺ کی شادی کن کن عورتوں سے ہوگی؟

جواب: جنت میں آنحضرت ﷺ کی شادی دنیا کی تین عورتوں سے ہوگی۔ (۱) مریم بنت عمران۔ (۲) آسیہ فرعون کی بیوی۔ (۳) کلثوم (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ بہن جس نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام کے لئے دودھ پلانے والی کی طرف رہنمائی کی تھی۔ (جلالین حاشیہ ص ۳۷۷/ج:۲/پارہ:۲۰)

سوال ۵: آپ ﷺ کے وصال کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟

جواب: حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ آپ کے وصال کے بعد مہر نبوت ختم ہوگئی تھی، اسی وجہ سے مجھ کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ وصال فرما گئے۔

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ۴۵)

سوال ۶: حضور ﷺ کا سینۂ مبارک کتنی مرتبہ چاک کیا گیا کس وجہ سے کیا گیا اور کس نے چاک کیا؟

جواب: آپ ﷺ کا سینۂ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا۔(۱) بچپن میں جبکہ آپ کی عمر مبارک تین سال تھی، تاکہ کھیل کود اور طفولیت کا شوق و رغبت نکل جائے۔ (۲) جنگل میں بعمر ۱۰ سال، تاکہ زمانۂ شباب کی قوت شہوانیہ و غضبیہ ختم ہو جائے۔(۳) غار حراء میں جبکہ نبوت ملنے کا وقت قریب آیا تاکہ آپ ﷺ کے اندر وحیٔ خداوندی کے انوار و برکات برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے اور یہ واقعہ ماہ رمضان یا ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔(۴) معراج کی رات میں، تاکہ آپ کے قلب مبارک میں عالم ملکوت کی سیر، عالم ارواح اور ان تجلیات اور چمکتے ہوئے انوار کا مشاہدہ کرنے کی قوت پیدا ہو جائے، جن کے دیکھنے سے دل میں وحشت آ جاتی ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۹۶/ج:۱)

سوال ۷: آنحضرت ﷺ کی تلوار کا نام کیا تھا اور آپ نے وہ تلوار کس کو عنایت فرمادی تھی؟

جواب: آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا اور آپ نے یہ حضرت علیؓ کو دیدی تھی۔ (اصح السیر ص ۵۵۲)

سوال ۸: حضور ﷺ کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرماتے تھے؟

جواب: وضو تو ایک مد پانی سے کرتے تھے اور غسل ایک صاع پانی سے۔

سوال ۹: مد اور صاع کی مقدار کیا ہے؟

جواب: مد ۵۹۵ گرام ۹۵۸ ملی گرام کا ہوتا ہے اور صاع تین کلو ۱۵۰ گرام کا۔ (امداد الاوزان)

سوال ۱۰: ابن الذبیحین کس کا لقب ہے اور ذبیحین کے مصداق کون کون ہیں؟

جواب: یہ ہمارے حضرت محمد ﷺ کا لقب ہے اور ذبیحوں سے مراد ایک تو حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے ہیں جن کی اولاد میں ہمارے حضور ﷺ ہیں اور دوسرے ذبیح آپ ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جن کے ذبیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالمطلب نے خواب میں چاہ زمزم کا نشان دیکھا اور کھودنا شروع کیا یہ وہ مقام تھا جہاں اساف اور نائلہ دو بت رکھے ہوئے تھے قریش نے منع کیا اور لڑنے کو تیار ہو گئے یہ صرف دو ہی شخص تھے باپ اور بیٹے ان کا کوئی مددگار و معاون نہ تھا مگر پھر بھی عبدالمطلب ہی غالب رہے اور کنواں کھودنے کے کام میں مصروف رہے اس وقت عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو دس بیٹے عطا فرما دیئے اور پانی کا چشمہ بھی نکل آیا تو مین اپنے بیٹوں میں سے ایک کو خدا کے نام پر قربان کروں گا چندروز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور عبدالمطلب کو اللہ نے دس بیٹے بھی عطا فرما دیئے چاہِ زمزم کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کا سکہ بیٹھ گیا تھا اور ان کو لوگ بڑا ماننے لگے تھے جب عبدالمطلب کے بیٹے جوان ہو گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی، سب بیٹوں کو لے کر کعبہ میں گئے اور ہبل نامی بت کے سامنے قرعہ اندازی کی، اتفاق کی بات کہ قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کے نام نکلا جو عبدالمطلب کو سب سے زیادہ عزیز تھا عبدالمطلب چونکہ اپنی نذر کو پورا کرنا چاہتے تھے مجبوراً عبداللہ کو ہمراہ لے کر قربان گاہ کی طرف چلے عبداللہ کے تمام بھائیوں اور بہنوں اور قریش کے سرداروں نے عبدالمطلب کو اس کام (ذبح عبداللہ) سے باز رکھنا چاہا مگر عبد

المطلب نہ مانے بالآخر بڑی ردوقدح کے بعد یہ معاملہ سجاع نامی کاہنہ کے حوالہ کیا گیا اس نے کہا کہ تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہہ جانا دس اونٹوں کے برابر ہے، پس تم ایک طرف دس اونٹوں اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو، اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو ان دس انٹوں کو ذبح کر ڈالو اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام پر آئے تو دس اور بڑھا کر بیس اونٹوں کو عبداللہ کے بالمقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو اسی طرح ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر آجائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلتا رہا، یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد سو (۱۰۰) ہوگئی تو اونٹوں کے نام قرعہ نکل آیا عبد المطلب نے اپنی تسکین خاطر کے لئے دو مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا وہ سو اونٹ ذبح کئے گئے اور عبداللہ کی جان بچ گئی، اس وقت سے ایک آدمی کا خون بہا قریش میں سو اونٹ مقرر ہوئے، اس وجہ سے حضرت عبداللہ ذبیح ثانی کے مصداق ہیں۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۵۶، سیرت مغلطائی ص ۳، تاریخ اسلام ص: ۴۷)

سوال ۱۱: آنحضرت ﷺ کی کس بیوی کا نکاح آسمان پر ہوا؟

جواب: وہ بیوی حضرت زینب بنت جحشؓ ہیں۔ (جلالین حاشیہ ۸ ص ۳۵۵)

سوال ۱۲: حضور ﷺ حضرت آدم کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

جواب: آپ ﷺ حضرت آدم کے چھ ہزار ایک سو چپن سال بعد پیدا ہوئے۔ (ذخیرۂ معلومات ص ۱۲)

سوال ۱۳: حضور ﷺ کو دودھ کس کس عورت نے پلایا اور کتنے کتنے دن پلایا؟

جواب: حضور ﷺ کو دودھ پلانے کے متعلق دو قول ہیں (١) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثویبہ نے پلایا جو کہ ابولہب بن عبدالمطلب کی آزاد کردہ باندھی تھی، اور آٹھویں دن حضرت حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آگیا آپ نے دو سال دائی حلیمہ کا دودھ پیا۔ (تاریخ اسلام ص ٧٦)

(٢) دوسرا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کو ابتداء میں سات دن تک حضرت آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثویبہ نے اور پھر سعدیہ نے۔ (رحمۃ للعالمین)

سوال ١٤: آنحضرت ﷺ کے کھانا کھانے کے کتنے طریقے تھے اور کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ دو طریقہ پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے (١) اکڑو بیٹھ کر (٢) دوزانو بیٹھ کر اور طریقہ یہ تھا کہ بائیں قدم کا تلوا داہنے قدم کی پشت سے لگا ہوتا تھا۔ (اور یہ دونوں طریقے جو بیان کئے گئے ہیں اکثر اوقات پر محمول ہیں ورنہ بعض روایات سے چار زانو بیٹھ کر کھانا کھانے کا بھی ثبوت ملتا ہے)۔ اور حضور ﷺ تین انگلیوں (وسطیٰ، سبابہ، ابہام) سے کھانا تناول فرماتے تھے۔

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ١٩٢ تا ١٩٥)

سوال ١٥: کھانے کے شروع اور اخیر میں کیسی چیز کھانا مسنون ہے؟ میٹھی یا نمکین؟

جواب: کھانے کو نمکین چیز سے شروع کرنا اور نمکین چیز ہی پر ختم کرنا مسنون ہے اور اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے۔

سوال ١٦: وہ کونسی سبزی ہے جس کو آنحضرت ﷺ سالن کے برتن میں تلاش کر کے کھایا کرتے تھے؟

جواب: وہ سبزی ''یقطین''، یعنی کدو ہے۔

سوال ۱۷: آپ ﷺ کھانے میں کیسی چیز پسند فرماتے تھے میٹھی یا نمکین؟

جواب: آپ ﷺ کھانے میں میٹھی چیز پسند فرماتے تھے۔

(خصائل نبوی ۲۱۵/شرح شمائل ترمذی ص ۲۱۲)

سوال ۱۸: آنحضرت ﷺ کے پانی پینے کے پیالے کتنے تھے اور کس کس چیز کے تھے؟

جواب: دو پیالے تھے ایک گچ کا اور دوسرا لکڑی کا۔

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ۲۵۲)

سوال ۱۹: غار حراء میں قیام کے وقت آپ ﷺ کیا کھاتے تھے اور یہ کھانا کہاں سے آتا تھا؟

جواب: قیام غار حراء میں آپ ستو اور پانی تناول فرماتے تھے یہ کھانا کبھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا لے کر آتیں اور کبھی آنحضرت ﷺ خود گھر تشریف لے جاتے اور دو تین روز کا کھانا ساتھ لاتے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۳۳)

سوال ۲۰: آنحضرت ﷺ کے پہننے کے کپڑوں کی تعداد کتنی تھی اور وہ کس کس چیز کے تھے؟

جواب: آپ کے لباس میں کرتہ، لنگی، عمامہ، چادر ہوتے تھے جس میں کرتہ سوتی ہوتا تھا جس کی آستین چھوٹی تھی، ویسے آپ ﷺ نے اون اور کتان بھی پہنا ہے مگر زیادہ تر سوتی استعمال کرتے تھے اور آپ کے پاس دو سبز چادریں تھیں اور دو کھیس، سرخ سیاہ، دھاری والی، ایک کمبل، اور ایک تکیہ جس میں پوست خرما بھری ہوئی تھی۔ (خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی ص ۸۹)

سوال ۲۱: آپ کے تہبند کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کے تہبند کی لمبائی چار ہاتھ ایک بالشت اور چوڑائی دو ہاتھ ایک بالشت تھی۔

سوال ۲۲: آنحضرت ﷺ کے عمامہ باندھنے کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے عمامہ باندھنے کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی اس کے شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے عمامہ باندھتے تھے اور عمامہ کے نیچے کبھی ٹوپی اوڑھتے اور کبھی نہیں اوڑھتے تھے۔

سوال ۲۳: آنحضرت ﷺ کے پاس کتنے گھوڑے تھے؟ اور ان کے نام کیا کیا تھے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کے پاس سات گھوڑے تھے جن کے نام یہ ہیں: (۱) سکب۔ (۲) مرتجز۔ (۳) لحیف۔ (۴) لزار۔ (۵) ظرب۔ (۶) شجاء۔ (۷) الورد۔

سوال ۲۴: آنحضرت ﷺ کے پاس خچر کتنے تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

جواب: پانچ خچر تھے (۱) دلدل، یہ مقوقس (مصر کے بادشاہ) نے بھیجا تھا، (۲) فضیہ یہ فروہ نے (جو قبیلۂ جذام سے تھا) بھیجا تھا۔ (۳) ایک سفید خچر تھا جو حاکم ایلہ نے پیش کیا تھا۔ (۴) چوتھا خچر حاکم دومۃ الجندل نے بھیجا تھا۔ (۵) پانچواں اصحمہ، یعنی حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا۔ (اصح السیر ۵۵۱)

سوال ۲۵: آپ کے پاس دراز گوش، یعنی گدھے کتنے تھے اور ان کے نام کیا تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

جواب: تین گدھے تھے: (۱) عفیر جو شاہ مصر نے بھیجا تھا (۲) فروہ الجذامی

نے بھیجا تھا۔(۳) حضرت سعد بن عبادہ نے خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔

(اصح السیر ص ۵۵۱)

سوال ۲۶: آپ کے یہاں سانڈ نیاں کتنی تھیں؟ اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: تین سانڈ نیاں یعنی اونٹنیاں تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) قصویٰ۔(۲) عضباء۔(۳) جدعاء اور بعض نے آخر کے دو ناموں کو ایک ہی کہا ہے۔ (اصح السیر ص ۵۵۲)

سوال ۲۷: آنحضر ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کتنی تھیں؟

جواب: آپ ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں پینتالیس تھیں (یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات ومرکوبات اور دیگر جانوروں کی تعداد حالات واز منہ کے لحاظ سے ہے جن میں سے بعض میں تو استمرار ہوتا اور بعض خاص خاص مواقع واز منہ کے لحاظ سے ہیں)۔ (اصح السیر ص ۵۵۲)

سوال ۲۸: آنحضرت ﷺ کی بکریوں کی تعداد کتنی تھیں؟

جواب: آنحضرت ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں اس مقدار سے زیادہ نہ ہونے دیتے تھے اور جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ایک بکری ذبح کر لیتے تھے۔

(اصح السیر ص ۵۵۲)

سوال ۲۹: حجۃ الوداع اور عمرۃ القضاء میں حضور ﷺ کے سر کے بال کاٹنے کا شرف کس کس نے حاصل کیا؟

جواب: یہ شرف حجۃ الوداع میں حضرت معمر بن عبداللہ نے اور عمرۃ القضاء میں خراشان امیہ نے حاصل کیا۔ (بین السطور بخاری شریف ص ۶۳۳/ ج:۶)

سوال ۳۰: حضور ﷺ کی گود میں جن بچوں نے پیشاب کیا وہ کتنے ہیں

اور کون کون ہیں؟

جواب: وہ پانچ بچیں ہیں (۱) سلیمان بن ہشام۔ (۲) حضرت حسن۔ (۳) حضرت حسین۔ (۴) حضرت عبداللہ بن زبیر۔ (۵) ابن ام قیس، اور بعض حضرات نے ان ناموں کو مندرجہ ذیل اشعار میں جمع کیا ہے۔

قد بَالَ فی حِجر النبی أطفال حسنٌ وحسینٌ وابن الزبیر بالو

وکذا سلیمان بن ھشام وابن اُمّ قیسٍ جاء فی الختام

(اوجز المسالک ص۱۶۲/ج۱)

سوال ۳۱: آنحضرت ﷺ جب وفات پا گئے تو آپ کو غسل وکفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟

جواب: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کو غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہ سوچنے لگے کہ آپ کے کپڑے مثل دوسرے مردوں کے اتارے جائیں یا مع کپڑوں کے غسل دیں جب آپس میں اختلاف ہوا تو اللہ نے ان پر نیند مسلط کر دی، گھر کے ایک گوشہ سے کہنے والے نے کہا کہ آپ ﷺ کو مع کپڑوں کے غسل دو، تب آپ ﷺ کو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا پس قمیص کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور قمیص سمیت ملتے تھے پھر آپ کا کرتہ، نچوڑا گیا اور نکال لیا گیا تھا۔ حضور ﷺ کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(سیرت المصطفیٰ ۹۴/ج:۳)

سوال ۳۲: آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی اور پہلے کس نے پڑھی؟

جواب: حضور ﷺ کے جنازے کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی،

بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھی گئی، چونکہ صحابہ نے آنخضرت ﷺ سے آپ ﷺ کے آخری وقت میں معلوم کیا تھا کہ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب غسل وکفن سے فارغ ہوجاؤ تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا، اوّل ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ در گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اوّل اہل بیت کے مرد پڑھیں گے پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ، ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتاریگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۹۷/ج:۳)

سوال ۳۳: آپ ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کیسے کھودی؟

جواب: حضرت ابوطلحہ نے آپ کی بغلی قبر کھودی۔

(اصح السیر ۵۴۳/ترمذی ص۱۲۴/ج:۱)

سوال ۳۴: آنخضرت ﷺ کو قبر مبارک میں کن کن حضرات نے اتار؟

جواب: آپ کو چار صحابہ نے قبر میں اتارا جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) حضرت علی۔(۲) حضرت عباس اور حضرت عباس کے دو صاجزادے (۳) حضرت قثم۔(۴) حضرت فضل۔

سوال ۳۵: آپ ﷺ کی لحد مبارک پر کتنی اینٹیں رکھی گئیں اور کیسے رکھی گئیں، کچی یا پکی؟

جواب: آپ کی لحد پر رکھی جانے والی اینٹیں نو تھیں جو کھڑی کر کے رکھی گئیں اور یہ اینٹیں کچی تھیں۔ (اصح السیر ۵۴۳)

سوال ۳۶: آنخضرت ﷺ کو جب دفن کیا جانے لگا تو آپ کی کمر مبارک کے نیچے کپڑا کس نے بچھایا اور کیا بچھایا؟

جواب: حضرت شقرانؓ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے اپنی رائے سے ایک کھیس جو نجران کا بنا ہوا تھا، بچھا دیا جس کو یہ صحابی اوڑھا کرتے تھے۔ (اصح السیر ۵۴۳)

سوال ۳۷: آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا؟ اور کتنا چھڑکا؟ کدھر سے شروع کیا تھا؟

جواب: حضرت بلالؓ نے چھڑکا، ایک مشک چھڑکا، اور سرہانے کی طرف سے شروع کیا تھا۔ (اصح السیر ص ۵۴۴)

سوال ۳۸: وہ کون سے صحابی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی؟

جواب: ہاں وہ صحابی حضرت سہل بن بیضاء ہیں۔

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۴۵ / ج:۱)

سوال ۳۹: آپ کے دست مبارک سے دفن ہونے کا شرف پانے والے صحابی کون ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ ذوالبجادتینؓ ہیں۔ (ترمذی، اصح السیر ص ۳۳۱)

سوال ۴۰: کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے بدستِ خود نیزہ مارا ہو اور اس سے وہ ہلاک ہو گیا ہو؟

جواب: ہاں! وہ ایک کافر ہے جس کا نام ابی ابن خلف ہے غزوۂ احد میں یہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۲۲۷ / ج:۲، بخاری شریف)

سوال ۴۱: غزوۂ احزاب میں حضور ﷺ اور صحابہ نے خندق کھودی تھی اس کی کھدائی کتنے دنوں میں ہوئی اور اس خندق کی مقدار کیا تھی؟

جواب: اس خندق کی کھدائی چھ دن میں مکمل ہوگئی اور یہ خندق ساڑھے تین میل لمبی اور تقریباً پانچ گز گہری تھی۔

(معارف القرآن ص۱۶۴تا۱۶۵/سورۃ احزاب)

سوال ۴۲: آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے سب سے پہلے جو غزوہ کیا ہے وہ غزوۂ ابواء ہے اس کے بعد بواط پھر عشیر۔ (بخاری شریف ص۵۶۳)

سوال ۴۳: کل کتنے غزوات پیش آئے؟

جواب: کل غزوات کی تعداد انتیس (۲۹) ہے (حضرت جابر سے ۳۱ ابن المسیب سے ۲۴ اور ابن سعد سے ۲۷ منقول ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بعض رواۃ نے بعض روایات کو مکمل ضبط نہیں کیا، بلکہ جن کا علم ہوا ان کو نقل کر دیا، یا یوں کہا جائے کہ بعض غزوات کو بعض میں کچھ مناسبت کی وجہ سے داخل مان کر ایک شمار کر لیا جیسے طائف و حنین یا احزاب و بنی قریظہ)۔

سوال ۴۴: وہ غزوات جن میں کفار سے مقاتلہ ہوا کتنے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

جواب: وہ غزوات کل ۹ ہیں، (۱) غزوۂ بدر۔ (۲) غزوۂ احد۔ (۳) غزوۂ احزاب۔ (۴) غزوۂ بنی قریظہ۔ (۵) غزوۂ بنی مصطلق۔ (۶) غزوۂ خیبر۔ (۷) غزوۂ فتح مکہ۔ (۸) غزوۂ حنین۔ (۹) غزوۂ طائف۔

(حاشیہ بخاری شریف ص۵۶۳/ج:۱)

سوال ۴۵: آنحضرت ﷺ نے بیت المقدس کی طرف کتنے دن نماز ادا کی؟

جواب: سولہ یا سترہ مہینے نماز ادا کی اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر

کے نماز پڑھنے کا حکم دیدیا گیا تھا۔ (جلالین ص ۳۱/ پارہ ۲)

سوال ٤٦: آنحضرت ﷺ کا مرض الوفات کس دن شروع ہوا اور آپ اس مرض میں کتنے دن رہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کے مرض کی ابتداء پیر کے دن سے شروع ہوئی بعض نے ہفتہ کا دن اور بعض نے بدھ کا دن بتایا ہے، اور کل مدت مرض بعض نے ۱۳ دن اور ۱۴ دن اور بعض نے دس دن بیان کی ہے۔ اس اختلاف میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ مرض کی ابتداء کو بعض لوگ خفیف سمجھ کر شمار نہیں کرتے اور بعض لوگ شمار کرتے ہیں۔ (اصح السیر ص ۵۱۱)

سوال ٤٧: بوقت وصال آپ ﷺ کا آخری کلام کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

"اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی". (بخاری شریف ص ٦٤١/ ج:۲)

قسیم احمد تھیتکی

۲۵/ محرم الحرام/ ۱۴۴۱ھ

25-09-2019

حصہ سوم

جَوَامِعُ الْکَلِمْ

چہل حدیث

رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری اُمت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سناوے گا، اور حفظ کرے گا[1] خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا، اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ[2] اس عظیم الشان ثواب کے لئے سیکڑوں علمائے اُمت نے اپنے اپنے طرز میں چہل (۴۰) حدیث لکھیں جو مقبول و مفید عام ہوئیں۔

میری حیثیت اور حوصلہ سے بہت زیادہ تھا کہ اس میدان میں قدم رکھتا، لیکن

(۱) حفظ حدیث کے دو طریقے ہیں: زبانی یاد کر کے لوگوں کو پہنچا دیں یا لکھ کر شائع کر دیں، اس لئے وعدۂ حدیث میں وہ لوگ بھی داخل ہیں، جو چہل حدیث طبع کرا کر شائع کرتے ہیں۔ اس صورت میں چہل حدیث کا ہر نسخہ اس عظیم الشان ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے، اس قدر سہل الوصول اور عظیم الشان ثواب سے بھی اگر کوئی محروم رہے تو اس کی قسمت! اَلسِّرَاجُ الْمُنِیْر شرح الجامع الصغیر" میں اسی مضمون کو عبارت ذیل میں ادا کیا ہے: "فلو حفظ فی کتاب ثم نقل إلی النّاس دخل فی وعد الحدیث ولو کتبها عشرین کتاباً الخ" ۱۲ منہ۔

(۲) رواہ ابن عدی عن ابن عبّاس و ابن انجار عن ابی سعید. کذا فی الجامع الصغیر ۱۲ منہ۔

جب احقر نے آنحضرت ﷺ کی مختصر سوانح عمری ''سیرتِ سید الانبیاء ﷺ'' اس غرض سے لکھی کہ مبتدیوں اور عورتوں کو پڑھائی جائے تو مناسب معلوم ہوا کہ آخر میں کچھ احادیث اور اذکار و مسنون دعاؤں کے مختصر مختصر جملے بھی درج کئے جائیں، جن کو مبتدی بھی یاد کرسکیں۔

اس ذیل میں خیال آیا کہ پوری چالیس حدیث کردی جائیں تاکہ ان کے یاد کرنے والے چہل حدیث کے عظیم الشان ثواب کے بھی مستحق ہوجائیں، اور شاید ان کی برکت سے یہ سراپا گنہ گار بھی اُن بزرگوں کے خدام میں شمار ہو جائے۔(وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز)۔

تنبیہ: (۱) یہ احادیث سب نہایت صحیح اور قوی بخاری و مسلم کی حدیثیں ہیں۔

(۲) چونکہ آج کل عام طور پر مسلمانوں کی اخلاقی حالت زیادہ تباہ ہوتی جا رہی ہے، اور بچپن میں تعلیم الاخلاق مؤثر بھی زیادہ ہوتی ہے، اس لئے اکثر احادیث وہی درج کی ہیں جو اعلیٰ اخلاق اور تہذیب وتمدن کے زریں اصول ہیں۔

❁❁❁❁❁❁



(۱)......اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.

سارے عمل نیت سے ہیں۔(۱) (بخاری ۲۱/۱، ومسلم ۱۴۰/۲)

---

(۱) یعنی اچھی نیت سے اچھے اور بری نیت سے برے ہوجاتے ہیں۔۱۲

فائدہ: اس ارشادِ نبوی کا یہ مطلب نہیں کہ برے کام اگر اچھی نیت سے کئے جائیں تو اچھے ہوجائیں گے، کیونکہ برے کام ہر حال میں برے ہیں...... بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اچھے کام اچھی نیت سے اچھے اور بری نیت سے برے ہوجاتے ہیں۔۱۲ قسیم احمد تھیتکی۔

(٢)......حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِشِ.

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (١) سلام کا جواب دینا۔ (٢) مریض کی بیمار پرسی کرنا۔ (٣) جنازہ کے ساتھ جانا۔ (٤) اس کی دعوت قبول کرنا۔ (٥) چھینک کا جواب "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" کہہ دینا۔ (بخاری ١/٦٦ و مسلم ٢/٢١٣ از: ترغیب)

(٣)......لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ.

اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔ (بخاری ٢/١٠٩٧ و مسلم ٢/٢٥٥)

(٤)......لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ: چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔

(بخاری ٢/٨٩٥ و مسلم ١/٧٠)

(٥)......لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

رشتہ قطع کرنے (توڑنے) والا جنت میں نہ جائے گا۔ (بخاری ٢/٨٨٥ و مسلم ٢/٣١٥)

(٦)......اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔ (بخاری ١/٣٣١ و مسلم ٢/٣٢٠)

(٧)......مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِى النَّارِ.

ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

(بخاری ٢/٨٦١)

(٨)......اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری ٢/٩٦٠ و مسلم ١/٤٨)

(۹)......مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ.

جو شخص نرم عادت سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم ۳۲۲/۲)

(۱۰)......لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ.

پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری ۹۰۳/۲ و مسلم ۳۲۶/۲ از: ترغیب)

(۱۱)......اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

جب تم بے حیا ہو جاؤ تو جو چاہو کرو۔ (۱) (بخاری ۹۰۴/۲)

(۱۲)......اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ.

اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری ۹۵۷/۲ و مسلم ۲۶۶/۱)

(۱۳)......لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ.

اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(بخاری ۸۸۰/۲ و مسلم ۱۹۹/۲)

(۱۴)......اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقاً.

تم میں وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ با اخلاق ہو۔

(بخاری ۵۳۱/۱)

(۱۵)......اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

دنیا مسلمانوں کے لئے قید خانہ، اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (مسلم ۴۰۷/۲)

(۱) یعنی جب حیا نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں۔۱۲

(۱۶)......لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی (مسلمان) سے قطع تعلق رکھے۔ (بخاری ۸۹۷/۲ و مسلم ۳۱۶/۲)

(۱۷)......لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ.

انسان کو ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (بخاری ۹۰۵/۲ و مسلم ۳۱۳/۲)

(۱۸)......اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.

حقیقی غنا دل کا غنی ہونا ہے۔ (بخاری ۹۵۴/۲ و مسلم ۳۳۶/۱)

(۱۹)......كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہ گزر رہتا ہے۔ (بخاری ۹۴۹/۲)

(۲۰)...... كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے بغیر تحقیق کے لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔ (مسلم ۸/۱ از: مشکاۃ)

(۲۱)......عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ.

آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مانند ہے۔ (مسلم ۳۱۶/۱)

(۲۲)......مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کے عیب چھپائے گا۔ (بخاری ۳۳۰/۱ و مسلم ۳۴۵/۲)

(۲۳)......قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافاً وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ.

وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا، اور جس کو بقدر کفایت رزق مل گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنی روزی پر قناعت دے دی۔ (مسلم ۳۳۷/۱)

(۲۴)......اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ.
سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔ (بخاری ۲/۸۸۰ و مسلم ۲/۲۰۱-۳۲۰)

(۲۵)......اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ. مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔
(مسلم ۲/۳۱۷)

(۲۶)......لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ. کوئی بندہ اس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری ۱/۶ و مسلم ۱/۵۰)

(۲۷)......لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ.
وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔ (مسلم ۱/۵۰)

(۲۸)......اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.
میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ (ابوداؤد ۲/۵۸۴)

(۲۹)......لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَکُوْنُوْا (عِبَادَ اللّٰہِ!) اِخْوَاناً.
آپس میں قطع تعلق نہ کرو، اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو، اور آپس میں بغض نہ رکھو، اور حسد نہ رکھو، (اور اے اللہ کے بندو!) سب بھائی ہو کر رہو۔
(مسلم ۲/۳۱۶)

(۳۰)......اِنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ، وَاِنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا، وَاِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ.

اسلام اُن تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو اسلام سے پہلے کئے تھے، اور ہجرت اُن تمام گناہوں کو ڈھا دیتی ہے جو اس سے پہلے کئے تھے، اور حج اُن تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو اس سے پہلے کئے تھے۔ (مسلم ۱/۷۶، از مشکوٰۃ)

(۳۱)......اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ.

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری ۲/۹۷۸)

(۳۲)......اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.

کبیرہ گناہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا، اور جھوٹی شہادت دینا ہے۔ (بخاری ۱/۳۶۲ و مسلم ۱/۶۴، از مشکوٰۃ)

(۳۳)......مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ.

جو شخص کسی دنیاوی مصیبت سے کسی مسلمان کو چھوڑا دے، تو اللہ اُس کو قیامت کی بہت سی مصیبتوں سے آزاد کریگا، اور جو شخص کسی مفلس غریب پر معاملہ میں آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر دُنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ دُنیا اور آخرت میں اُس کی پردہ پوشی کرے گا، اور جب تک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم ۲/۳۴۵، از مشکوٰۃ)

(٣٤)......اِنَّ ابْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔ (بخاری ١/٣٣٢، مسلم ٢/٣٣٩)

(٣٥)......كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم: ١/٢٨٥)

(٣٦)......اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔ (مسلم: ١/١١٨)

(٣٧)......اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَسَاجِدُهَا.

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔ (مسلم: ١/٢٣٦)

(٣٨)......لَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔ (مسلم: ١/٢٠١)

(٣٩)......لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وَجُوْهِكُمْ.

نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب (دلوں) میں اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم: ١/١٨٢)

(٤٠)......مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً.

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم: ١/١٧٥)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَّاصِ الْحِكَمِ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

العبدُ الضَّعِيف

قسیم احمد تھیتکی

وَفَّقَهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جاویں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے جو یاد کرتا ہوں محفوظ نہیں رہتا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے محفوظ رہے۔ حضرت علی کے دریافت کرنے پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آوے تو اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصے میں اُٹھے تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا "سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ" عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کروں گا (یعنی جمعہ کی رات کو) پس اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع رات میں کھڑا ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین شریف پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ الٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے اور جب التحیات سے فارغ ہو جاوے تو اوّل حق تعالیٰ شانہٗ کی خوب حمد وثنا کر اور اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیج۔ اس کے بعد انبیاء پر درود بھیج، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور ان تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں استغفار کر اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ۔

فائدہ: دعا آگے آرہی ہے اوراس کے ذکر سے قبل مناسب ہے کہ حمد وثنا وغیرہ جن کا حضور نے حکم فرمایا ہے، دوسری روایات سے جن کو شروح حصن اور مناجاتِ مقبول وغیرہ میں نقل کیا ہے، مختصر طور پر ایک ایک دعا نقل کردی جاوے تاکہ جو لوگ اپنے طور سے نہیں پڑھ سکتے وہ اس کو پڑھیں اور جو حضرات خود پڑھ سکتے ہوں وہ اس پر قناعت نہ کریں بلکہ حمد وصلوٰۃ کو بہت اچھی طرح سے مبالغہ سے پڑھیں۔(دعا یہ ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمٰتِہٖ اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْرتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ۔

ترجمہ: تمام تعریف جہانوں کے پروردگار کے لئے ہے ایسی تعریف جو اس کی مخلوقات کے اعداد کے برابر ہو۔ اس کی مرضی کے موافق ہو۔ اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو، اس کے کلمات کی سیاہیوں کے برابر ہو۔ اے اللہ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف خود

بیان کی۔اے اللہ ہمارے سردار نبی اُمّی اور ہاشمی پر درود وسلام اور برکات نازل فرما اور تمام نبیوں اور رسولوں اور ملائکہ مقربین پر بھی۔اے ہمارے رب ہماری اور ہم سے پہلے مسلمانوں کی مغفرت فرما اور ہمارے دلوں میں مؤمنین کی طرف سے کینہ پیدا نہ کر اے ہمارے رب تو مہربان اور رحیم ہے۔اے اللہ العالمین میری اور میرے والدین کی اور تمام مؤمنین اور مسلمانوں کی مغفرت فرما بیشک تو دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

اس کے بعد وہ دعا پڑھے جو حضور اقدس ﷺ نے حدیث بالا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی، اور وہ یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ(۱) ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَداً مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظْرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَقْرَأَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ

(۱) حضور کی ارشاد فرمائی ہوئی دعا یہ ہے:۔

غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

ترجمہ: اے الہٰ العالمین مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں۔ گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے کار چیزوں میں کلفت (۱) نہ اُٹھاؤں، اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ! اے زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے۔ اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا اراہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنی کلام پاک مجھے سکھادی، اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جاوے۔ اے اللہ زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے اللہ! اے رحمٰن میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے اور اس کی برکت سے میری تنگی کو دور کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھودے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔

(۱) بیکار اور غیر ضروری کاموں میں نہ پڑوں۔

پھر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی اس عمل کو تین جمعہ یا سات جمعہ کر انشاء اللہ دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مؤمن سے بھی قبولیت دعا نہ چوکے گی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ علیؓ کو پانچ یا سات ہی جمعہ گذرے ہوں گے کہ وہ حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی از بر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب حدیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔

حق تعالیٰ شانہ' اپنے نبی کی رحمت کے طفیل مجھے بھی قرآن وحدیث کے حفظ کی توفیق عطا فرما دیں اور تمہیں بھی، "**وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین**۔ (فضائل اعمال صفحہ ۶۶ قدیم ایڈیشن جدید ایڈیشن صفحہ ۵۸۰)

﴾وضو کی دعائیں﴿

وضو شروع کرتے وقت

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑی عظمت والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے دین اسلام پر قائم رکھا۔

کلی کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىۡ عَلٰى تِلَاوَةِ الۡقُرۡاٰنِ وَذِكۡرِكَ وَشُكۡرِكَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِكَ.

اے اللہ میرے مدد فرما قرآنِ پاک کی تلاوت پر اپنے ذکر وشکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔

ناک میں پانی دیتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَرِحۡنِىۡ رَائِحَةَ الۡجَنَّةِ وَلَا تُرِحۡنِىۡ رَائِحَةَ النَّارِ.

اے اللہ مجھ کو جنت کی ہوا دیجئے اور دوزخ کی ہوا نہ دیجئے۔

منہ دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ بَيِّضۡ وَجۡهِىۡ يَوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ.

اے اللہ میرے چہرے کو سفید کر دیجئے جس روز چہرے سفید اور سیاہ ہوں گے۔

دایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَعۡطِنِىۡ كِتَابِىۡ بِيَمِيۡنِىۡ وَحَاسِبۡنِىۡ حِسَاباً يَّسِيۡراً.

اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجئے اور میرا حساب آسان کر دیجئے۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ.

اے اللہ میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دیجئے اور نہ پُشت کی جانب سے دیجئے۔

سر کے مسح کے وقت

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ

اے اللہ مجھے عرش کے نیچے سایہ دیجئے جس روز آپ کے عرش کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ.

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر دیجئے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات مانتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ.

اے اللہ میری گردن کو دوزخ سے آزاد کر دیجئے۔

دایاں پیر دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

اے اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھئے جس روز قدم پھسلتے

ہوں گے۔

بایاں پیر دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْراً وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْراً وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ.

اے اللہ میرے گناہ بخش دیجئے اور میری کوشش کو کامیاب کیجئے اور بنا میری تجارت کو باقی رہنے والی کہ ہلاک نہ ہو۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دُعاء پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُطَهِّرِيْنَ.

اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں سے بنا دیجئے اور مجھ کو پاک رہنے والوں میں سے بنا دیجئے۔

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ.

اور مجھے اپنے نیک بندوں میں سے بنا لیجئے۔

مسنون دعائیں

(۱)...... جب اچھا کام شروع کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

(۲)...... جب کھانا شروع کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ.

شروع میں اگر اس دعاء کو پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ"۔

(۳)...... کھانے کے درمیان پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

(۴)...... جب کھانے سے فارغ ہوجائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

دوسرے کے یہاں کھائے تو آخر میں یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.

(۵)...... جب دودھ یا چائے پی چکے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ.

(۶)...... جب سونے کا ارادہ کرے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا.

(۷)...... جب سوکر اُٹھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

(۸)...... صبح وشام کی ایک خاص دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(۹)...... نمازِ فجر ومغرب کے بعد کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. ۷/ بار۔

(۱۰)...... جب بیت الخلاء میں جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۱۱)...... جب بیت الخلاء سے نکلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

(۱۲)...... جب نیا کپڑا پہنے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةَ.

(۱۳)...... جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.

(۱۴)...... جب گھر سے سفر کے لئے نکلے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

(۱۵)...... جب سواری پر بیٹھ جائے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

(۱۶)...... جب مصافحہ کرے:

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ.

(۱۷)...... جب کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے:

اَضْحَکَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ.

(۱۸)...... جب نشیب وفراز سے گذرے:

اونچی جگہ یعنی جب اُوپر چڑھے تو کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور اگر نیچے اُترے تو کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

(۱۹)...... جب مسجد میں داخل ہوں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

(۲۰)...... جب مسجد سے باہر نکلے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ مِنۡ فَضْلِکَ.

(۲۱)......نیت روزۂ رمضان۔

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنۡ شَھْرِ رَمَضَانَ.

(۲۲)......جب روزہ افطار کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.

(۲۳)......جب افطار کر چکے:

ذَھَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتِ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ.

(۲۴)......جب کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے:

لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ۔

(۲۵)......جب اذان کی آواز سُنے:

جو مؤذّن کہتا جائے سُننے والا بھی وہی کہے صرف حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

(۲۶)......وتر پڑھنے کے بعد تین بار یہ پڑھے:

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ.

تیسری بار بلند آواز سے پڑھے اور قُدُّوْسِ کی دال کو خوب کھینچے۔

(۲۷)......جب بادل گرجے یا بجلی کڑکے:

یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ط

(۲۸)......ندی یا دریا کے اندر سے پار ہوں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(۲۹)...... جب سبق یاد کرے:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ. یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ.

(۳۰)...... جب جنازہ کو دیکھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ.

(۳۱)...... جب قبرستان جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ ط یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ.

(۳۲)...... میت کو قبر میں رکھتے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳)...... جب قبر پر مٹی ڈالے:

مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی.

(۳۴)...... زبان پر آسان، ترازو میں بہت بھاری:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

تمت بالخیر

Code: